یارب العالمین جل جلالہ
بسم اللہ الرحمن الرحیم
یارحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم
بارھویں کے چاند کا مجرہ ہے سجدہ نور کا
بارہ برجوں سے جھکا ایک اک ستارہ نور کا
(اعلیٰ حضرت بریلوی علیہ الرحمہ)
مجدد دین وملت امام اہل سنت امام العاشقین الشاہ احمد رضا خان
علیہ رحمۃ الرحمٰن بریلوی کی طرف منسوب تحریف شدہ رسالے
"نطق الہلال بارخ ولاد الحبیب والوصال" کا اصل رسالہ کی روشنی
میں علمی محاسبہ اور تحقیق مزید
منة المعزوذی الجلال فی تحقیق رسالة نطق الهلال
(رسالہ نطق الہلال کی تحقیق میں عزت دینے والے اور بزرگی والے کا احسان)
المعروف بہ
12 ربیع الاول ایک جامع تحقیق
جس میں 144 کتب ورسائل سے 12 ربیع الاول کو تاریخ ولادت شریفہ ہونا ثابت کیا گیا ہے
مصنف
خادم العلم والعلماء
محمد اسد اللہ الحمیدی المعظمی
ابیک الضحیک
معاون تحقیق
خادم العلم والعلماء
ڈاکٹر حافظ بشیر احمد نوری
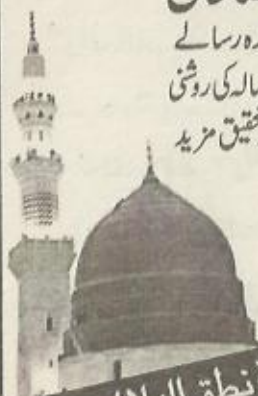
انتساب

میں اپنی اس ادنٰی سی کاوش کا انتساب

حضور خواجہ خواجگان، شمع محفل چشتیاں

حضور شیخ الاسلام والمسلمین بحر العشق والیقین

خواجہ محمد قمر الدین سیالوی رضی اللہ عنہ

اور امام اہلسنت، مجدد دین وملت، شیخ الاسلام، امام العاشقین

الشاہ احمد رضا خان قادری برکاتی رضی اللہ عنہ

کی طرف کرتا ہوں جن کی ایمان افروز ظاہری اور باطنی تعلیمات سے ہم خوارج و روافض اور دیگر بد مذہبوں کے شیطانی چنگلوں سے خود کو بچائے ہوئے ہیں۔ ایسی تعلیمات جو ہمیں جادہ حق طریق اہلسنت پر گامزن رکھے ہوئے ہیں۔

خادم العلم والعلماء محمد اسد اللہ الحمیدی المعظمی (مصنف)

خادم العلم والعلماء ڈاکٹر حافظ بشیر احمد نور (معاون تحقیق)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ

و علیٰ آلک و اصحابک یا حبیب اللہ

مقدمہ از مصنف

بندہ ناچیز کو کچھ عرصہ پہلے ایک رسالہ بنام ' نطق الھلال بأرخ ولاد الحبیب والوصال ''
اپنے عزیز کے ذریعے موصول ہوا ۔ جو ان کو کسی دیو بندی مکتبہ فکر کے آدمی نے دیا تھا ۔ میرے
عزیز کو رسالہ دینے کا مقصد یہ تھا کہ بریلوی حضرات کی مسلمہ شخصیت اعلیٰ حضرت احمد رضا خان
بریلوی علیہ الرحمۃ کے نزدیک تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تاریخ ولادت 8 ربیع الاول ہے جبکہ
وصال شریف 12 ربیع الاول ہے تو پھر بریلوی حضرات 12 ربیع الاول کو میلاد کیوں مناتے ہیں؟
بندہ ناچیز نے اپنے عزیز سے رسالہ لیکر اس کا مطالعہ کیا تو پتہ چلا کہ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کے
اصل رسالے میں تحریف کر کے یہ رسالہ چھپوایا گیا ہے ۔ کیونکہ اصل رسالے سے اس تحریف شدہ
رسالے کا موازنہ کرنے سے پتہ چلا کہ امام اہلسنت، مجدد دین وملت قبلہ اعلیٰ حضرت احمد رضا
خان فاضل بریلی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی وہی کچھ فرمایا ہے جس پر الحمد للہ اہلسنت بریلوی حضرات
کا تعامل ہے ۔

عزیز نے فرمائش کی کہ اس کا تحریراً جواب لکھا جانا چاہیے ۔ اگرچہ بندہ اپنی کم علمی سے
بخوبی آگاہ ہے ۔ لیکن پھر بھی مخالفین کے اس فتنہ انگیز دھوکے کو رفع کرنے کے لیے اور عوام میں
حقائق کو واضح کرنے کی غرض سے بندہ نے اس کا تحقیقی جواب لکھنا شروع کر دیا اور حضور علیہ
الصلوٰۃ والسلام کی تاریخ ولادت پر بتوفیق الٰہی سیر حاصل بحث کر کے بارہ ربیع الاول شریف کو
حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یوم ولادت ہونا ثابت کیا ہے جو ایک منصف مزاج مسلمان کے لیے
کافی وشافی ہے ۔

اس رسالہ کو لکھنے میں، میں نے حضرت علامہ مفتی محمد اشرف القادری صاحب کے

رسالے "بارہ ربیع الاول میلاد النبی ﷺ یا وصال النبی ﷺ" اور جناب سلیم الٰہی طالب النوری صاحب کے رسالہ "بارہ ربیع الاول ایک تحقیق، ایک جائزہ" سے خاصی مدد لی ہے۔ اللہ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے۔

اللہ تعالیٰ بندہ احقر کی اس کاوش کو قبولیت کا شرف عطا فرمائے اور اس رسالہ کی مدد سے گمراہوں کی ہدایت کا سامان کرے اور اہلسنت و جماعت کے عقائد کو مزید تقویت عطا فرمائے اور اپنے فضل سے محرر سطور (مصنف) کے ظاہری و پوشیدہ گناہوں سے درگزر فرمائے اور اپنے حبیب مکرم ﷺ کے مبارک وسیلہ سے حالت ایمان پر موت سے ہمکنار فرمائے۔

آمین بجاہ سید الانبیاء والمرسلین ﷺ

احقر الانام

محمد اسد اللہ الحمیدی المعظمی

البیک الضحیک

27 صفر المظفر 1432ھ

بمطابق یکم فروری 2011ء

☆ فہرست ☆

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منة المعز و ذی الجلال فی تحقیق رسالة نطق الهلال

(رسالہ نطق الہلال کی تحقیق کے بارے میں عزت دینے والے اور بزرگی والے کا احسان)

سوال: ایک رسالہ "نطق الہلال بارخ ولاد الحبیب والوصال" جو سنی رضوی کتب خانہ گلشن حیات کالونی فیصل آباد سے چھپا ہے۔ اس کے مولف احمد رضا خان صاحب بریلوی ہیں اس کی تقدیم پروفیسر مسعود احمد صاحب نے لکھی جبکہ اس کی تخریج جلال الدین قادری صاحب نے کی ہے۔ اس رسالے کے ص 4 اور ص 12 پر احمد رضا خان صاحب کی تحقیق کے مطابق 8 ربیع الاول حضور علیہ السلام کی تاریخ ولادت ہے جبکہ ص 8 اور 13 پر انہی کے مطابق وصال شریف 12 ربیع الاول کو بنتا ہے لیکن بریلوی حضرات میلاد شریف 12 ربیع الاول کو کرتے ہیں جو کہ احمد رضا خان صاحب کےمطابق نبی پاک علیہ السلام کے وصال شریف کا دن ہے۔ بتایئے بریلوی حضرات احمد رضا خان صاحب کی تحقیق پر عمل کرتے ہوئے 8 ربیع الاول کو میلاد شریف کیوں نہیں کرتے اور 12 ربیع الاول کو کیوں کرتے ہیں؟

سائل: ایک دیوبندی

جواب: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم: الحمدلله الذی جعل النیرین لتعین الایام برویت العینین والصلوٰة و السلام علی سید الثقلین من ولد یوم الاثنین الثانی عشرَ من شهر ربیع المنوّرْ (سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے سورج اور چاند کو پیدا کیا تا کہ آنکھوں سے ان کو دیکھ کر دنوں کا تعین کیا جائے اور درود وسلام ہو دونوں جہانوں کے سردار پر جن کی ولادت 12 ربیع النور کو پیر کے دن ہوئی) اما بعد!

مذکورہ رسالہ میں جو تاریخ یوم میلاد کی ثابت کی گئی ہے وہ ہرگز اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اختیار نہیں فرمائی ہے اور نہ اس پر آپ کا عمل اور نہ ہی ان کی تحقیق کے مطابق حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یوم ولادت 8 ربیع الاول ہے احمد رضا خان صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے ملفوظات شریف ص 202 پر آپ علیہ الرحمہ کا ارشاد لکھا ہے جو آپ نے محرم کی مجالس میں رقت آنے کے بارے میں ارشاد فرمایا ہے۔

☆ "ارشاد! رقت آنے میں حرج نہیں باقی رفضہ کی سی حالت بنانا جائز نہیں کہ من تشبه بقوم فهو منهم نیز حق سبحانہ، نے نعمتوں کے علان کو فرمایا اور مصیبت پر صبر کا حکم دیا ہے نبی ﷺ کی ولادت 12 ربیع الاول شریف یوم دوشنبہ کو ہے اور اسی میں وفات شریف ہے تو آئمہ نے خوشی ومسرت کا

اظہار کیا غم پروری کا حکم شریعت نہیں دیتی" (ملفوظات حصہ دوم ص 202 مطبوعہ اکبر بک سیلز لاہور 2007) اور خود امام اہلسنت اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ اپنے نعتیہ کلام کے مجموعہ "حدائق بخشش" میں فرماتے ہیں

بارہویں کے چاند کا مجرا ہے سجدہ نور کا

بارہ برجوں سے جھکا ایک اک ستارہ نور کا

(حدائق بخشش حصہ دوم ص 2، شبیر برادرز لاہور)

مندرجہ بالا ملفوظ شریف اور آپ کے شعر سے پتا چلا کہ اعلیٰ حضرت بریلوی رحمتہ اللہ علیہ کے نزدیک حضور کی تاریخ ولادت شریف 12 ربیع الاول شریف ہی تھی نہ کہ 8 ربیع الاول شریف۔

اسی طرح دونوں حضرات، جن کی جانب مذکورہ رسالے کی تقدیم وتخریج کا انتساب کیا گیا ہے کے نزدیک بھی 12 ربیع الاول شریف ہی یوم ولادت پاک ہے۔

دراصل مذکورہ رسالہ اعلیٰ حضرت احمد رضا خان صاحب بریلوی رحمتہ اللہ علیہ کے رسالے سے کئی عبارات کو کاٹ چھانٹ کر اور تحریف کر کے چھاپا گیا ہے اور کسی سنی مکتبہ کا چھپا ہوا نہیں ہے کسی بد مذہب نے اصل رسالے میں خوب تحریف کر کے اپنا مقصد پورا کرنے کی کوشش کی ہے اور رسالہ چھاپ کر سیدھے سادھے سنی حضرات کو دھوکہ دے کر اپنی آخرت تباہ کرنے کا سامان کیا ہے۔ ایسا کرنے والے نے اعلیٰ حضرت اور دونوں حضرات جناب مسعود احمد اور جلال الدین قادری صاحب پر افترا باندھا ہے اور تحریف شدہ رسالے میں 8 تاریخ کو یوم میلاد شریف بنا کر پیش کیا ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ وہ محرف جو کوئی بھی ہے دنیا اور آخرت میں ذلیل و رسوا ہوگا اور اپنے اس بے ہودہ کرتوت کی سزا پائے گا۔

یہ رسالہ "نطق الھلال بارخ ولاد الحبیب والوصال" فتاویٰ رضویہ شریف کی جلد نمبر 26 مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن لوہاری گیٹ لاہور میں موجود ہے جس کو پڑھ کر ہر منصف اور عقلمند پر یہ بات واضح ہو جائے گی کہ احمد رضا خان علیہ الرحمہ الرحمان کے نزدیک 12 ربیع الاول شریف ہی تاریخ میلا شریف ہے اور یہ بھی واضح ہوگا کہ مذکورہ جعلی رسالے میں کس قدر تحریف کر کے اصل مقصد کو چھپایا گیا ہے۔ ہم یہاں رسالے کا وہ حصہ نقل کرتے ہیں جس میں تحریف کرنے کے بعد محرف نے 8 ربیع الاول کو اعلیٰ حضرت کی تحقیق کے مطابق تاریخ میلاد شریف قرار دیا ہے اعلیٰ حضرت تحریر فرماتے ہیں۔

"فائدہ: سائل نے یہاں تاریخ سے سوال نہ کیا اس میں اقوال بہت مختلف ہیں دو، آٹھ، دس، بارہ، سترہ، اٹھارہ، بائیس سات قول ہیں مگر اشہر واکثر و ماخوذ و معتبر بارھویں ہے مکہ معظمہ میں ہمیشہ اسی تاریخ مکان مولد اقدس کی زیارت کرتے ہیں کما فی المواھب والمدارج (ترجمہ: جیسا کہ مواھب اللدنیہ اور مدارج النبوۃ میں ہے) اور خاص اسی مکان جنت نشان میں اسی تاریخ مجلس میلاد مقدس ہوتی ہے۔

علامہ قسطلانی اور فاضل زرقانی فرماتے ہیں:-

المشهورانه صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ولد يوم الاثنين ثانى عشر ربيع الاول و
هو قول محمد بن اسحاق امام المغازى وغيره

ترجمہ: مشہور یہ ہے کہ حضور انور ﷺ بارہ ربیع الاول بروز پیر کو پیدا ہوئے امام المغازی محمد ابن
اسحاق وغیرہ کا یہی قول ہے۔ت)

شرح مواھب میں امام ابن کثیر سے ہے

هو المشهور عند الجمهور هوالذى عليه العمل

ترجمہ: جمہور کے نزدیک یہی مشہور ہے۔ت) شرح ھمزیہ میں ہے (یہی مشہور ہے اور اسی پر عمل
ہے۔ت) اسی طرح مدارج وغیرہ میں تصریح کی ہے

و ان كان اكثر المحدثين و المؤرخين على ثمان خلون و عليه اجمع اهل زيجات و
اختاره ابن حزم و الحميدى و روى عن ابن عباس و جبير بن مطعم رضى الله
تعالىٰ عنهم و بالاول صدر مغلطائى و اعتمده الذهبى فى تهذيب التهذيب تبعا
للمذى و حكم المشهور بقيل و صحح الدمياطى عشرا خلت اقول و حاسبنا
فوجدنا غرة المحرم الوسطية عام ولا دته صلى الله تعالىٰ عليه وسلم يوم
الخميس فكانت غرة شهر الولادة الكريمة الوسطية يوم الاحد و الهلالية يوم
الاثنين فكان يوم الاثنين الثامن من الشهر ولذا اجمع عليه اصحاب الزيج و مجرد
ملاحظة الغرة الوسطية يظهراستحالة سائرا لا قوال ماخلا المطرفين و العلم
بالحق عند مقلب الملوين

ترجمہ: اگرچہ اکثر محدثین و مورخین کا نظریہ ہے کہ ولادت باسعادت آٹھ تاریخ کو ہوئی اھل
زیجات کا اسی پر اجماع ہے ابن حزم اور حمیدی کا یہی مختار ہے اور ابن عباس اور جبیر بن مطعم رضی اللہ عنھم
سے بھی مروی ہے مغلطائی نے قول اول سے آغاز فرمایا اور امام ذہبی نے مذی کی پیروی کرتے ہوئے
تہذیب التہذیب میں اسی پر اعتماد کیا اور قیل کے ساتھ حکم مشہور لگایا اور دمیاطی نے 10 تاریخ کو صحیح قرار
دیا اقول (میں کہتا ہوں) اہم ہم نے حساب لگایا تو حضور اکرم ﷺ کی ولادت اقدس والے سال محرم کا
غرہ وسطیہ (آغاز) جمعرات کے روز پایا تو اسی طرح ماہ ولادت کریمہ کا غرہ وسطیہ بروز اتوار اور غرہ ھلالیہ
بروز پیر ہوا تو اسی طرح پیر کے روز ماہ ولادت مبارکہ کی آٹھ بنتی ہے یہی وجہ ہے کہ اھل زیجات کا اسی پر
اجماع ہے محض غرہ وسطیہ کو دیکھنے سے طرفین کے علاوہ تمام اقوال کا محال ہونا ظاہر ہو جاتا ہے اور حق کا علم

شب وروز کو بدلنے والے کے پاس ہے (ت)

اور شک نہیں کہ تلقی امت بالقبول کیلئے شان عظیم ہے رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں

الفطر یوم یفطر الناس والاضحی یوم یضحی الناس رواہ الترمذی عن ام المومنین الصدیقة رضی اللہ تعالیٰ عنها بسند صحیح

(ترجمہ: رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں عید الفطر اس دن ہے جس دن لوگ عید کریں اور عید الاضحیٰ اس روز ہے جس روز لوگ عید سمجھیں اس کو امام ترمذی نے صحیح سند کے ساتھ ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا۔ت)

اور فرماتے ہیں ﷺ

فطر کم یوم تفطرون و اضحاکم یوم تضحون رواہ ابو داؤد و البیهقی فی السنن عن ابی هریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنه بسند صحیح و رواہ الترمذی و حسنه فزادفی اوله " الصوم یوم تصومون و الفطر الحدیث و ارسله الشافعی فی مسنده و البیهقی فی سننه عن عطاء فزادفی آخرہ و عرفة یوم تعرفون"

ترجمہ: تمہاری عید الفطر اس دن ہے جس دن تم عید الفطر کرو اور تمہاری عید الاضحیٰ اس دن ہے جس دن تم عید الاضحیٰ سمجھو اس کو ابو داؤد اور بیہقی نے سنن میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے صحیح سند کے ساتھ روایت کیا ترمذی نے اس کو روایت کر کے حسن قرار دیا اور اس کے شروع میں یہ بڑھایا کہ روزہ کا دن وہی ہے جس کو تم روزے کا دن قرار دو اور عید الفطر کا دن وہ ہے (حدیث کے آخر تک) امام شافعی علیہ الرحمہ نے اپنی مسند میں اس کو بطور ارسال ذکر فرمایا بیہقی نے اپنی سنن میں حضرت عطاء سے روایت کرتے ہوئے آخر میں یہ اضافہ کیا کہ یوم عرفہ وہی ہے جس کو تم سب یوم عرفہ سمجھو۔ت)

یعنی مسلمانوں کا روز عید الفطر و عید الاضحیٰ روز عرفہ سب اس دن ہے جس دن جمہور مسلمین خیال کریں اسے و ان لم یصادف الواقع و نظیرہ قبلة التحری (اگرچہ واقع کے مطابق نہ ہو اس کی نظیر قبلہ تحری ہے۔ت)

لاجرم عید میلاد والا بھی کہ عید اکبر قول و عمل جمہور مسلمین ہی کے مطابق بہتر ہے فما وفق العمل ما علیه العمل (بہترین و مناسب ترین عمل وہی ہے جس پر جمہور مسلمانوں کا عمل ہے۔ت) یہ ہے ان مسائل میں کلام مجمل اور تفصیل کے لیے دوسرا محل واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب و الیه المرجع و المآب)

(فتاوی رضویہ ص 411 تا 414 جلد 26 مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن لاہور)

☆محرف کی اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کے رسالہ میں تحریف☆

اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کا جواب جو کہ مہینہ کے بارے میں تھا اس میں "فائدہ" کے طور پر تاریخ کی بھی آپ نے نہایت عالمانہ اور محققانہ انداز میں وضاحت فرمادی۔ جبکہ مذکورہ جعلی رسالے کے ص 4 اور ص 12 پر آٹھ تاریخ کو یوم میلاد شریف ثابت کرنے کے لیے محرف نے بالترتیب سوال نمبر 6 کونسی تاریخ تھی؟ قائم کیا اور "فائدہ" میں سے چند عبارات اپنے مقصد براری کے لیے لکھ لیں اور باقی حقیقی مقصد واضح کرنے والا مواد حذف کر دیا۔

اسی طرح ص 412 پر وان کان اکثر المحدثین کے الفاظ جو یہ ثابت کرتے ہیں کہ اگر چہ ایسا اکثر محدثین کہتے ہیں لیکن وہ صحیح نہیں اور ان کا جواب آگے کی عبارت میں تھا حذف کر دیے بعد ازاں لگاتار قریباً 9 سطور کو حذف کیا جن کے اندر لفظ "اقول" سے احمد رضا خاں صاحب علیہ الرحمہ کا پہلی عبارت سے رجوع واضح ہوتا تھا۔ حتیٰ کہ اہل زیجات کے آٹھ تاریخ پر اجماع کی وجہ بیان کرنے کے بعد اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ نے ان الفاظ سے ان کا رد فرمایا: "محض غرہ وسطیہ کو دیکھنے سے طرفین کے علاوہ تمام اقوال کا محال ہونا ظاہر ہو جاتا ہے"

بعد ازاں خان صاحب علیہ رحمۃ الرحمان ان ماہرین فلکیات کی تحقیق غیر معتبر ہونے کے بارے میں لکھتے ہیں "اور حق کا علم شب و روز کے بدلنے والے کے پاس ہے"

پھر تلقی امت بالقبول کی اہمیت کو واضح فرماتے ہیں۔ محرف نے رسالہ مذکورہ میں اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کی عبارت کو تو چھپایا ہی چھپایا ساتھ میں ظالم نے دو احادیث پاک کو بھی چھپا کر اپنے خبث باطن کو ظاہر کر دیا۔

تاہم فاضل بریلی علیہ الرحمۃ نے دو فرامین مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء سے ثابت کیا کہ 12 ربیع الاول شریف ہی تاریخ میلاد شریف ٹھہرتی ہے جیسا کہ آپ علیہ الرحمہ نے فرمایا کہ "لاجرم عید میلاد و لابھی عید اکبر ہے قول و عمل جمہور مسلمین ہی کے مطابق بہتر ہے" (ص 414 رسالہ "نطق الھلال بارخ ولاد الحبیب والوصال)

لہٰذا تمام سنی بریلوی حضرات بحمدہ تعالیٰ بالکل اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ کی تحقیق جو بالکل شرعی قواعد کی روشنی میں کی گئی ہے پر عمل کر کے 12 ربیع الاول کو عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جوش وخروش سے مناتے ہیں جبکہ مخالفین خود اپنے دل جلاتے ہیں اور سنی عوام کو اس سعادت سے محروم رکھنے کے لیے جھوٹے جال بچھاتے ہیں۔

☆تاریخ ولادت شریفہ تحقیق کے آئینے میں☆

اب ہم بتوفیق الٰہی قارئین کی خدمت میں علمائے اسلام کی ان مستند اور قابل اعتبار کتب کے حوالہ جات پیش کرتے ہیں جن میں بڑی تحقیق کے بعد 12 ربیع الاول کو ہی تاریخ یوم ولادت شریف قرار دیا گیا ہے۔ علاوہ ازیں دیو بندی مکتبہ فکر کے مستند و معتبر مذہبی پیشواؤں کی مستند کتابوں سے بھی یہ بات اظہر من الشمس (یعنی دوپہر کے سورج کی طرح واضح) ہو جائے گی کہ خود دیو بندیوں کے اکابرین کے نزدیک بھی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ولادت 12 ربیع الاول شریف ہے۔ اور پھر چند حوالے غیر مقلدین کے مستند علماء کی کتابوں سے بھی پیش کیے جائیں گے جن میں انہوں نے 12 ربیع الاول شریف کو ہی ولادت کا دن قرار دیا ہے۔

☆کتب علمائے اسلام اور تاریخ ولادت مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء☆

1- سیرت ابن اسحاق علیہ الرحمہ بحوالہ الوفا (المتوفی 151ھ)

ولد رسول الله ﷺ یوم الاثنین عام الفیل لا ثنتی عشرة لیلة مضت من شهر ربیع الاول

ترجمہ: ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت شریفہ بروز پیر بارہ ربیع الاول کو عام الفیل میں ہوئی۔

(ابو الفرج عبد الرحمٰن بن علی الجوزی۔ الوفا باحوال المصطفیٰ ﷺ ص 87 دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان)

2- سیرت ابن ہشام علیہ الرحمہ (المتوفی 213ھ)

ولد رسول الله ﷺ یوم الاثنین لاثنتی عشرة لیلة خلت من شهر ربیع الاول عام الفیل

ترجمہ: ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیر کے دن 12 ربیع الاول کو عام الفیل میں پیدا ہوئے''

(ابو محمد عبد المالک بن ہشام علیہ الرحمۃ السیرۃ النبویۃ ص 107، جلد 1، مکتبہ معروفیہ کانسی روڈ کوئٹہ)

3- تاریخ الامم والملوک ''تاریخ طبری'' (المتوفی 310ھ)

ولد رسول الله ﷺ یوم الاثنین عام الفیل لا ثنتی عشرة لیلة مضت من شهر ربیع الاول

ترجمہ: ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیر کے دن 12 ربیع الاول کو عام الفیل میں پیدا ہوئے''

(ابو جعفر محمد ابن جریر طبری علیہ الرحمہ ص 125، جلد 2، دار الکتب العلمیہ، بیروت، لبنان 1407ھ)

4- اعلام النبوۃ للماوردی علیہ الرحمہ (المتوفی 429ھ)

ولد رسول الله ﷺ یوم الاثنین عام الفیل لا ثنتی عشرة لیلة مضت من شهر

ربیع الاول

ترجمہ: ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیر کے دن 12 ربیع الاول کو عام الفیل میں پیدا ہوئے''

(ابوالحسین علی بن محمد الماوردی علیہ الرحمہ، ص 192، دارالکتاب العربی، بیروت لبنان)

5- المستدرک للحاکم علی الصحیحین (المتوفی 405ھ)

عن ابن عباس رضی اللہ عنہما ولد النبی ﷺ عام الفیل لا ثنتی عشرۃ لیلۃ مضت من ربیع الاول

ترجمہ: ''حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عام الفیل میں 12 ربیع الاول کو پیدا ہوئے''

(ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ الحاکم علیہ الرحمہ ص 603، جلد 2، دارالفکر، بیروت، لبنان)

6- عیون الاثر لابی الفتح الاندلسی علیہ الرحمہ (المتوفی 734ھ)

ولد سیدنا و نبینا محمد رسول اللہ ﷺ یوم الاثنین لاثنتی عشرۃ لیلۃ مضت من شهر ربیع الاول عام الفیل قیل بعد الفیل بخمسین یوماً

ترجمہ: ہمارے آقا اور ہمارے نبی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم 12 ربیع الاول کو پیر کے دن عام الفیل میں پیدا ہوئے۔ کہا گیا ہے کہ آپ کی ولادت واقعہ فیل کے پچاس روز بعد ہوئی۔

(حافظ فتح الدین ابوالفتح محمد الشافعی علیہ الرحمہ، ص 33، جلد 1، دارالقلم، بیروت)

7- تاریخ ابن خلدون (المتوفی 808ھ)

ولد رسول اللہ ﷺ عام الفیل لا ثنتی عشرۃ لیلۃ خلت من ربیع الاول لاربعین سنۃ من ملک کسری النوشیروان۔

ترجمہ: ''رسول اللہ کی ولادت شریفہ عام الفیل میں 12 ربیع الاول کو ہوئی۔ یہ بادشاہ کسری نوشیرواں کی حکومت کا چالیسواں سال تھا۔

(ابوزید عبدالرحمٰن بن محمد المعروف ابن خلدون علیہ الرحمہ ص 394، جلد 2)

8- سیرت ابن خلدون (المتوفی 808ھ)

مرت عبارتہ قبل

ترجمہ: ان کی عبارت اوپر گزر چکی ہے

(ابوزید عبدالرحمٰن بن محمد المعروف ابن خلدون علیہ الرحمہ ص 81، مکتبۃ المعارف الریاض)

9- المورد الروی فی مولد النبی لملا علی قاری علیہ الرحمہ (المتوفی 1014ھ)

والمشورانه ولد يوم الاثنين ثانی عشر ربیع الاول و هول قول ابن اسحاق وغیره

ترجمہ: ''اور مشہور یہ ہے کہ بلاشبہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بروز پیر 12 ربیع الاول کو پیدا ہوئے اور یہ ابن اسحاق وغیرہ کا قول ہے''

(نورالدین بن سلطان ملا علی القاری علیہ الرحمہ ص 96 طبع مکہ المکرمہ)

10- محمد رسول اللہ (لابراہیم العرجون)

ان محمد علیه السلام ولد یوم الاثنین لا ثنتی عشرة لیله مضت من شهر ربیع الاول

ترجمہ: ''بے شک محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بروز پیر 12 ربیع الاول کو پیدا ہوئے''

(محمد الصادق ابراہیم عرجون ص 102، جلد 1)

11- حجۃ اللہ علی العالمین للنبہانی علیہ الرحمہ (المتوفی 1350ھ)

المشهور الذی علیه الجمهورانه ﷺ ولد یوم الاثنین ثانی عشر ربیع الاول و هو قول ابن اسحق وغیره و اما عام ولادته ﷺ فالا کثرون علی انه عام الفیل و المشهور انه ﷺ ولد بعد الفیل بخمسین یوما

ترجمہ: ''اور مشہور یہ ہے جس پر جمہور ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بروز پیر 14 ربیع الاول کو پیدا ہوئے اور یہ ابن اسحاق کا قول ہے اور جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت کا سال ہے تو اکثریت اس طرف ہے کہ وہ عام الفیل ہے اور مشہور یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عام الفیل کے پچاس روز بعد پیدا ہوئے۔

(یوسف بن اسماعیل النبہانی علیہ الرحمہ ص 231، جلد 1، المکتبہ النوریہ الرضویہ فیصل آباد)

12- ماثبت بالسنۃ عبدالحق دہلوی علیہ الرحمہ (المتوفی 1052ھ)

اتفقوا علی انه ولد یوم الاثنین ثانی عشر ربیع الاول

ترجمہ: ''سب علماء کا اس بات پر اتفاق ہے کہ آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام 12 ربیع الاول کو پیدا ہوئے

(شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ ماثبت بالسنہ ص 31، دارالاشاعت کراچی)

13- نورالابصار شبلنجی علیہ الرحمہ

ولد رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم بمکة عند طلوع الفجر یوم الاثنین لا ثنتی عشرة لیلة مضت من شهر ربیع الاول

ترجمہ: ''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مکہ مکرمہ میں طلوع فجر کے وقت پیر کے روز 12 ربیع الاول کو پیدا ہوئے۔''

(علامہ حسن مومن شبلنجی نور الابصار علیہ الرحمۃ ص 13، برحاشیہ اسعاف الراغبین ص 9)

14 النعمۃ الکبری لابن حجر الہیتمی (المتوفی 909ھ)

وكان مولده ليلة الاثنين لاثنتى عشرة ليلة خلت من شهر ربيع الاول

ترجمہ: ''آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یوم میلاد پیر کا دن اور 12 ربیع الاول شریف ہے''

(شہاب الدین احمد بن حجر الہیتمی الشافعی علیہ الرحمہ، ص 20 قادری کتب خانہ سیالکوٹ

15- التاریخ الاسلامی لابراہیم الشریقی

ولد النبى محمد ﷺ بمكة يوم ١٢ ربيع الاول من عام الفيل الموافق سنة ٥٧١ م

ترجمہ: ''نبی پاک محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مکہ میں 12 ربیع الاول کو عام الفیل میں بمطابق 571ء پیدا ہوئے''

(ابراہیم الشریقی، التاریخ الاسلامی ص 35 المیزان ناشران وتاجران کتب لاہور)

16 معارج النبوۃ للھروی علیہ الرحمہ (المتوفی 907ھ)

درماه ربيع الاول آنحضرت ﷺ دروجود آمدو بیشتر برآنند که روز دوازدهم ماه مذکوره بود

ترجمہ ماہ ربیع الاول میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت پاک ہوئی اور اکثر کے مطابق ماہ مذکور کی 12 تاریخ تھی۔

پھر لکھتے ہیں

پس بنائے کار بروایات جمهور است که روز دو شنبه یا شب دو شنبه دو از دهم ربیع الاول در عام الفیل

ترجمہ: ''پس روایات جمہور کے مطابق پیر کا دن یا رات 12 ربیع الاول عام الفیل بنتا ہے۔

(معین الدین کاشفی الھروی علیہ الرحمہ ص 37، جلد 1، مکتبہ نوریہ رضویہ لاہور۔ رکن دوم ص 84، جلد 2 مترجم)

17 مدارج النبوۃ عبدالحق دہلوی علیہ الرحمہ (المتوفی 1052ھ)

مشہور آنست کہ در ربیع الاول بود وبعضے علماء دعوی اتفاق بریں قول نمودہ دوازدھم ربیع الاول بود

ترجمہ: مشہور یہ ہے کہ مہینہ ربیع الاول کا تھا اور 12 تاریخ تھی جس پر کہ بعض علماء نے اتفاق (

اجماع) کا دعویٰ کیا ہے
(شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ ص 18، جلد 2 طبع شدہ مکتبہ ناصری ہندوستان)

☆دیگر کتب سیرت☆

-18 السیرت الحلبیة لابن برهان الدین الحلبی ص 93 ، جلد 1 ، طبع بیرزت
-19 الزرقانی علی المواهب ص 132، جلد 1 ، طبع بیروت
-20 بلوغ الامانی شرح الفتح الربانی ص 189، جلد 2 مطبوعه بیروت
21 تاریخ الخمیس ص 196طبع بیروت
-22 البدایه و النها یه لابن کثیر ص 260، جلد 2 مطبوعه بیروت
-23 بیان المیلاد النبوی لابن جوزی ص 50، طبع بیروت
-24 فتح الباری شرح البخاری لابن حجرالعسقلانی ص 130، جلد 8 طبع لاهور
-25 فقیهه السنة ص 60(دارالحیا التراث العرط)
-26 کتاب اللطائف لابن رجب الحنبلی بحواله حجة الله علی العالمین ص 230 (علیهم الرحمه)

☆برصغیر پاک وہند کے علمائے اہلسنت اور تاریخ یوم ولادت مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء☆

اب ہم قارئین گرامی کی خدمت میں برصغیر پاک وہند کے علمائے اہل سنت وجماعت جنہیں امام اہل سنت اعلیٰ حضرت فاضل بریلی علیہ الرحمہ کی نسبت سے بریلوی علماء کہا جاتا ہے کی کتب سے واضح کریں گے کہ برصغیر پاک وہند کے اہل سنت وجماعت کے علمائے کرام بھی بلا اختلاف اس بات پر متفق ہیں کہ 12 ربیع الاول شریف ہی حضور رحمت للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دنیا میں تشریف آوری کا دن ہے۔

-1 سرور القلوب بذکر المحبوب (مولانا نقی علی خان علیہ الرحمہ)
والد اعلیٰ حضرت فاضل بریلی علیہ الرحمہ امام المتکلمین مولانا شاہ نقی علی خان بریلوی علیہ الرحمہ 12 ربیع الاول کو سرور کائنات فخر موجودات حضرت محمد مصطفیٰ، احمد مجتبیٰ علیہ التحیۃ والثناء کا یوم

ولادت قرار دیتے ہیں۔

(نقی علی خان بریلوی علیہ الرحمۃ، سرور القلوب، بذکر المحبوب، ص 11، شبیر برادرز۔ لاہور)

2- نطق الھلال بارخ ولاد الحبیب الوصال (امام اہل سنت مجدد دین وملت اعلیٰ حضرت بریلوی رحمۃ اللہ علیہ)

اعلیٰ حضرت امام اہلسنت احمد رضا خان فاضل بریلی رحمۃ اللہ علیہ 12 ربیع الاول کو جمہور کے مطابق یوم میلاد شریف قرار دیتے ہیں۔ آپ علیہ الرحمہ فرماتے ہیں

''اشہر واکثر وماخوذ ومعتبر بارھویں ہے مکہ معظمہ میں اسی تاریخ مکان مولد اقدس کی زیارت کرتے ہیں''

پھر اعلیٰ حضرت فاضل بریلی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں

''لاجرم عید میلادو الابھی کہ عید اکبر ہے قول وعمل جمہور مسلمین کے ہی مطابق بہتر ہے فما و فق العمل ماعلیہ العمل (بہترین ومناسب ترین عمل وہی ہے جس پر جمہور مسلمانوں کا عمل ہے)''

(رسالہ مذکورہ ص 411، 416 از فتاویٰ رضویہ شریف جلد 26 مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن لاہور)

3- حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ (اسلامی زندگی)

حکیم الامت علیہ الرحمہ فرماتے ہیں

''ربیع الاول بارھویں تاریخ حضور انور ﷺ کی ولادت پاک کی خوشی میں روزہ رکھنا ثواب ہے''

(مفتی احمد یار خان نعیمی اسلامی زندگی ص 106، نعیمی کتب خانہ گجرات)

4- فتاویٰ نعیمیہ (مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ الرحمہ)

اس فتاویٰ میں بھی حضرت حکیم الامت علیہ الرحمہ 12 ربیع الاول کو تاریخ ولادت شریفہ قرار دیتے ہوئے فرماتے ہیں۔

''قابل عمل و (قابل) قبول قول یہ ہے کہ ولادت مبارکہ 12 ربیع الاول دوشنبہ مطابق اپریل 570ء بوقت صبح صادق ہوئی اور اسی پر اہل عرب وعجم کا اتفاق ہے اور اہل تاریخ اسی کو اختیار کرتے ہیں چنانچہ حرمین شریفین میں اسی تاریخ کو محفل میلاد شریف کا انعقاد ہوتا ہے۔

(واضح رہے کہ پہلے حرمین شریفین میں میلاد شریف منایا جاتا تھا اب اہل نجد کی حکومت نے اس پر پابندی لگادی ہے جو ان کی قابل مذمت حرکت ہے، از مصنف)

(مفتی احمد یار خان نعیمی۔ فتاویٰ نعیمیہ ص 46 نعیمی کتب خانہ لاہور)

5- تبرکات صدر الافاضل (نعیم الدین مرادآبادی علیہ الرحمہ)

صدرالافاضل فرماتے ہیں۔

"12 ربیع الاول کو صبح صادق کے وقت مکہ مکرمہ میں آپ کی ولادت ہوئی"

(نعیم الدین مراد آبادی۔تبرکات صدرالافاضل ص 199 مرتبہ معین الدین سواد اعظم۔لاہور)

6- رسائل کاظمی (سید ارشد سعید کاظمی)

وہ تحریر فرماتے ہیں

آج ربیع الاول کی 12 تاریخ ہے یہ ایک مقدس اور مبارک دن ہے آج کے روز سید الانبیاء جناب احمد مجتبیٰ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ اس گلشن ہستی میں جلوہ گر ہوئے۔

(سید ارشد سعید کاظمی۔رسائل کاظمی ص 2)

7- سیرت رسول عربی ﷺ

علامہ نور بخش توکلی رقم فرماتے ہیں

"حضور اقدس ﷺ 12 ربیع الاول، دوشنبہ کے دن فجر کے وقت ابھی ستارے آسمان پر نظر آ رہے تھے پیدا ہوئے"

(نور بخش توکلی۔سیرت رسول عربی ﷺ ص 43)

8- ذکر الحسین فی سیرت النبی الامین (علامہ شفیع اوکاڑوی علیہ الرحمہ)

حضرت علامہ شفیع اوکاڑوی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں۔

"بلاشبہ حضور اکرم ﷺ کا مقام ولادت مکہ معظمہ ہے اور اہل مکہ کا قدیم زمانہ سے ہر سال 12 ربیع الاول کو جائے ولادت پر حاضر ہونا اور میلاد شریف پڑھنا اس کی روشن دلیل ہے کہ آپ کی تاریخ ولادت 12 ربیع الاول ہے۔

(شفیع اوکاڑوی۔ص 116، ذکر الحسین فی سیرت النبی الامین)

9- فتاویٰ مہریہ میں پیر مہر علی شاہ علیہ الرحمہ 12 ربیع الاول کو حضور ﷺ کی آمد کی خوشی میں میلاد اور جلوس کرنے کے جواز کا فتویٰ ارشاد فرماتے ہیں (جس سے یوم ولادت 12 ربیع الاول کو ہونا ماخوذ ہے)

(پیر مہر علی شاہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ۔فتاویٰ مہریہ ص 10 گولڑا شریف اسلام آباد)

10- جنتی زیور (عبدالمصطفیٰ اعظمی)

حضرت علامہ عبدالمصطفیٰ اعظمی صاحب بھی اپنی کتاب جنتی زیور میں آپ علیہ السلام کی ولادت مبارکہ کا دن 12 ربیع الاول شریف ہی قرار دیتے ہیں۔

(جنتی زیور ص 473 فرید بک سٹال۔لاہور)

11- دین مصطفیٰ (علامہ سید محمود احمد رضوی)

علامہ محمود احمد رضوی صاحب فرماتے ہیں

جس دن ابرھا نے ہاتھیوں کے لشکر سے کعبہ پر چڑھائی کی۔ اس کے باون یا پچپن روز کے بعد 12 ربیع الاول مطابق 20 اپریل 571ء کو حضور کی ولادت ہوئی۔

(محمود احمد رضوی۔ دین مصطفیٰ ص 84)

12 محمد "نور" (علامہ تابش قصوری)

حضرت علامہ محمد منشاء تابش قصوری صاحب فرماتے ہیں۔

''عین ولادت باسعادت کے دن بارہ ربیع الاول شریف کو بھی محفل میلاد کا انعقاد صحابہ کرام کی سنت ہے''

(محمد منشاء تابش قصوری۔ محمد نور۔ ص 56 جامعہ نظامیہ رضویہ۔ لاہور)

13- کتاب فارسی (محمد اشرف القادری)

مفتی محمد اشرف القادری صاحب تحریر فرماتے ہیں۔

'محدثان کبیر، مثیل امام ابن ابی شبیه، و حاکم و ذهبی حدیث صحیح از ابن عباس رضی الله عنه روایت کرده که ولادت حضرت رسول خدا ﷺ دو از دهم ماه ربیع الاول است۔ مسلمانان جهان جشن عید میلاد را همیں روز می گیر ند

(مفتی محمد اشرف القادری۔ کتاب فارسی ص 80-81 مکتب قادریہ عالیہ نیک آباد گجرات)

ترجمہ: عظیم محدثین جیسے امام ابن ابی شیبہ، حاکم اور ذہبی علیہم الرحمہ نے حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے صحیح حدیث روایت کی ہے کہ جناب رسول ﷺ کی ولادت 12 ربیع الاول کو ہے زمانے بھر کے مسلمان اسی روز عید میلاد النبی کا جشن مناتے ہیں۔

14- انوار شریعت (علامہ جلال الدین احمد امجدی علیہ الرحمہ)

آپ تحریر فرماتے ہیں

سوال: ہمارے نبی کون ہیں؟

جواب: ہمارے نبی حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ ہیں جو بروز دوشنبہ 12 ربیع الاول شریف مطابق 20 اپریل 571ء میں مکہ شریف میں پیدا ہوئے۔

(جلال الدین احمد امجدی ص 9 مکتبہ جمال کرم۔ لاہور)

15 الخطیب (قاری محمد الدین نعیمی)

آپ فرماتے ہیں۔

''یہ ماہ پاک ربیع الاول شریف کا پیارا پیارا مہینہ ہے اس (ماہ) کی بارہ تاریخ کو حبیب کبریا، امام الانبیاء بے کسوں کے کس، بے بسوں کے بس، بے سہاروں کے سہارے، بے چاروں کے چارے، غریبوں کے حامی، یتیموں کے والی، شفیع المذنبین، رحمۃ اللعالمین، تاجدار عرب وعجم، فخر بنی آدم، احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ ﷺ کی جلوہ گری ہوئی۔

(قاری محمد الدین نعیمی الخطیب ص 121، فیصل آباد)

-16 تواریخ حبیب الہ (علامہ مفتی عنایت احمد کاکوری)

علامہ فرماتے ہیں

''بارھویں ربیع الاول کو اسی سال میں جس میں واقع اصحاب فیل واقع ہوا بروز دوشنبہ بوقت صبح صادق جناب محمد مصطفیٰ ﷺ پیدا ہوئے۔

علامہ مفتی عنایت احمد کاکوری۔ تواریخ حبیب الہ، ص 13 مکتبہ مہریہ رضویہ ڈسکہ)

17 جمال رسول (ابو الفیض سہروردی)

''حضور پر نور شافع یوم النشور ﷺ 12 ربیع الاول مطابق بیس اپریل 571ء کو کتم غیب سے منصۂ شہود پر جلوہ افروز ہوئے''

(سید ابو الفیض قلندر علی سہروردی، جمال رسول ص 11)

18 میلاد نمبر (رسالہ)

اس میں حضرت علامہ حکیم سید ابو الحسنات سابق خطیب مسجد وزیر خان 12 ربیع الاول کو حضور سید الانام علیہ السلام کا یوم ولادت قرار دیتے ہیں۔

(میلاد نمبر ص 24 انجمن حزب الاحناف۔ لاہور)

-19 پیش لفظ تصفیہ مابین سنی وشیعہ

مفتی گولڑا شریف جناب فیض احمد صاحب پیش لفظ کے آخر میں تحریر کرتے ہیں۔

''العبد الملتجی الی اللہ الصمد۔ فیض احمد مقیم دربار گولڑا شریف سوموار 12 ربیع الاول 1398ھ یوم میلاد شریف'' (تصفیہ مابین سنی وشیعہ ص ب)

قارئین گرامی! درج بالا کتب اور دیگر کتب اہل سنت وجماعت بریلوی علماء کرام کے مطالعہ سے یہ بات روز روشن کی طرح واضح ہے کہ بلا کسی اختلاف کے حضور علیہ الصلاۃ والسلام کا یوم ولادت 12 ربیع الاول ہی مختار ٹھہرتا ہے۔

☆12 ربیع الاول یوم ولادت مبارکہ ہونے کا ثبوت اکابرین دیوبند کی مستند و معتبر کتب سے☆

-1 دیوبندیوں کے حکیم الامت اشرف علی تھانوی اور تاریخ ولادت شریفہ

اشرف علی تھانوی اپنی کتاب ''میلاد النبی ﷺ'' جو میلاد شریف پر دیئے گئے مواعظ پر مشتمل ہے کے واعظ نمبر 3 جو واعظ السرور بظہور النور ملقب بہ ارشاد العباد فی عید المیلاد'' ہے میں کہتے ہیں (یاد رہے کہ اشرف علی تھانوی صاحب نے یہ واعظ 12 ربیع الاول ہی کو کیا جیسا کہ ان کی کتاب کے صفحہ نمبر 90 پر مرقوم ہے)

''پس یہ تاریخ اگرچہ بابرکت ہے اور حضور اکرم ﷺ کا ذکر شریف اس میں مزید باعث، برکت کا ہے۔ص 91

پھر کہتے ہیں

''جمہور کے قول کے موافق 12 ربیع الاول تاریخ ولادت شریفہ ہے۔ اسلیے اب بھی اس تاریخ کی برکت سے محرومی نہ رہی بلکہ اب دو برکتیں حاصل ہوگئیں یوم کی بھی اور تاریخ کی بھی اس لیے کہ دوشنبہ کے روز نیت بیان کی تھی اور مومن کی نیت پر بھی ثواب کا وعدہ ہے یوم کی برکت یوں حاصل ہوگئی اور آج کہ 12 تاریخ سے اس کا وقوع ہوگیا۔ تاریخ کی برکت اس طرح حاصل ہوگئی

(اشرف علی تھانوی۔ میلاد النبی ﷺ ص 91، مکتبہ ابوبکر عبداللہ، اردو بازار، لاہور)

اس عبارت سے پتہ چلا کہ مکتبہ فکر دیوبند کے حکیم الامت اور ان ہی کے عظیم مذہبی پیشوا اشرف علی تھانوی کے نزدیک بھی جمہور کے مطابق 12 ربیع الاول ہی تاریخ ولادت شریفہ ہے

-2 دیوبندی مفتی شفیع اور تاریخ ولادت شریفہ

دیوبندیوں کے مفتی شفیع جنہوں نے تفسیر معارف القرآن لکھی ہے اپنی کتاب ''سیرت خاتم الانبیاء'' میں حضور علیہ الصلاۃ والسلام کی ولادت شریفہ کے بارے میں تحریر فرماتے ہیں

''الغرض جس سال اصحاب فیل کا حملہ ہوا، اس کے ماہ ربیع الاول کی بارھویں تاریخ روز دوشنبہ دنیا کی عمر میں ایک نرالہ دن ہے کہ آج پیدائش عالم کا مقصد، لیل ونہار کے انقلاب کی اصل غرض آدم اور اولاد آدم کا فخر، کشتی نوح کی حفاظت کا راز، ابراہیم کی دعا اور موسیٰ وعیسیٰ کی پشین گوئیوں کا مصداق یعنی ہمارے آقائے نامدار محمد رسول اللہ ﷺ رونق افروز عالم ہوتے ہیں''

جناب مفتی صاحب اسی عبارت میں لفظ بارھویں تاریخ کے تحت اسی صفحہ پر حاشیہ میں لکھتے ہیں۔

''............ تاریخ کے تعین میں چار اقوال مشہور ہیں۔ دوسری، آٹھویں، دسویں، بارھویں، حافظ مغلطائی نے دوسری تاریخ کو اختیار فرما کر دوسرے اقوال کو مرجوح قرار دیا ہے مگر مشہور قول بارھویں تاریخ کا ہے یہاں تک کہ ابن الجزار نے اسی پر اجماع نقل کر دیا ہے اور اسی کو کامل ابن اثیر میں اختیار کیا گیا ہے اور محمود پاشا فلکی مصری نے جو نویں تاریخ کو بذریعہ حسابات اختیار کیا ہے یہ جمہور کے خلاف بے سند قول ہے اور حسابات پر بوجہ اختلاف مطالع ایسا اعتماد نہیں ہو سکتا کہ جمہور کی مخالفت اس بناء پر کی جائے''

(مفتی شفیع دیوبندی، سیرت خاتم الانبیاء ص 19-20، دارالاشاعت کراچی)

اس عبارت سے ثابت ہو گیا کہ دیوبندیوں کی تحقیق کے مطابق بھی تاریخ میلاد النبی 12 ربیع الاول ہی ہے۔ واضح رہے کہ یہ کوئی معمولی کتاب نہیں ہے بلکہ اس کتاب کی ابتداء میں دیوبندیوں کے بہت سے معتبر علماء اس کتاب کی تعریف میں رطب للسان ہیں۔

i- اشرف علی تھانوی صاحب ص 4 پر اس کتاب کی جس خط میں تعریف کرتے ہیں۔ ہم خط کا وہ اقتباس تحریر کرتے ہیں جس میں تھانوی صاحب اس کتاب کو مکمل پڑھنے اور پھر اس کے تمام مندرجات کے صحیح و معتبر ہونے کو تسلیم کرتے ہیں۔

تھانوی صاحب لکھتے ہیں

''آپ کا رسالہ مع محبت نامہ پہنچا دیر اس لیے ہوئی کہ شروع کر کے چھوڑنے کو جی نہ چاہا اور فرصت ہوتی نہیں اس لیے جب دیکھ لیا اس وقت جواب لکھا ص 4

پھر تھانوی صاحب لکھتے ہیں

''بجائے تقریظ کے ان واقعات کا ذکر کروں جو رسالہ کے مطالعہ تفصیلیہ کے وقت پیش آئے جو بالکل سچے اور سادہ ہیں''

اس عبارت سے پتا چلا کہ تھانوی صاحب نے کتاب کا سرسری مطالعہ نہیں کیا بلکہ پوری کتاب کا تفصیلی مطالعہ کیا لہٰذا ص 19 اور ص 20 کی عبارات سے ان کا پورا پورا اتفاق ثابت ہو گیا۔ لہٰذا یہاں بھی پتا چلا کہ اشرف علی تھانوی کے نزدیک بارہ ربیع الاول ہی تاریخ میلاد شریف ہے۔

3- دیوبندی طبقہ کے مفتی اعظم عزیز الرحمٰن صاحب بھی ص 8 پر اپنی رائے دیتے ہیں۔

''رسالہ کو من اولہ الی الآخرہ نہایت شوق محبت سے پڑھا کتاب کو لاجواب پایا مؤلف نے صحیح حالات واقعات کو جمع کیا ہے''

پھر مفتی صاحب نے اس کی اشاعت کی پوری کوشش کا مشورہ بھی دیا ہے لہٰذا مفتی عزیز الرحمٰن

صاحب دیوبندی بھی اس کتاب سے متفق ہونے کا واضح اظہار کر چکے ہیں۔

-4 دیوبندی مسلک کی ایک اور معروف ومشہور شخصیت انور شاہ کشمیری صاحب اس کتاب کے مستند ومعتبر ہونے کے بارے میں ص 9 پر تحریر کرتے ہیں:

"اختصار کیساتھ معتمد علیہ اور مستند نقل بھی انشاء اللہ (اس کتاب کے مطالعہ سے) دستیاب ہو جائے گی"

حتی کہ ان کے نزدیک تو تبلیغ کرنے والے حضرات اور احادیث کی کتاب مشکوۃ شریف پڑھنے والے طالب علم اس رسالے کے محتاج ہیں۔

-5 حسین احمد مدنی صاحب بھی (جو کہ دیوبندی مکتبہ فکر کے شیخ الاسلام ہیں) ص 9 پر کتاب کو حرفاً حرفاً پڑھنے کا اقرار کرتے ہیں اور بتاتے ہیں کہ اس (کتاب) کو نہایت موزوں پا کر نصاب میں داخل کر چکا ہوں۔

-6 اسی طرح ایک محدث دارالعلوم دیوبند اصغر حسین بھی ص 10 پر اپنے تعریفی کلمات لکھتے ہیں۔

-7 ان ہی مفتی شفیع دیوبندی کے بیٹے نے بھی سیرت کے موضوع پر ایک کتاب تحریر کی ہے اس کا نام "ہادی عالم" ہے جو کہ بغیر نقطوں کے تحریر کی گئی ہے۔ اس کے ص 43 پر وہ تاریخ میلاد النبی کے بارے میں لکھتے ہیں:

سال مولود کے ماہ سوم کی دس اور دو ہے"

نیچے حاشیہ میں بھی لکھا ہے "12 ربیع الاول" اس سے بھی ثابت ہوا کہ محمد ولی رازی دیوبندی کے نزدیک بھی 12 ربیع الاول ہی تاریخ میلاد النبی ہے۔

-8 "ہادی عالم" کے ص 4 پر ڈاکٹر عبدالحی دیوبندی کی رائے لکھی ہوئی ہے جو اس کتاب کے مندرجات پر ان کے متفق ہونے کی دلالت کرتی ہے۔

-9 اسی طرح ڈاکٹر عبداللہ کے تاثرات ص 7 پر پڑھے جا سکتے ہیں

-10 اس کتاب یعنی ہادی عالم کا مقدمہ جسٹس محمد تقی عثمانی دیوبندی نے لکھا ہے اور کتاب کے خوب تعریف وستائش کی ہے یہاں تک وہ بطور مثال ونمونہ اسی ص 43 کا ایک پیرا بھی ص 15 پر لکھتے ہیں

-11 اسی طرح علمائے دیوبند کے پیرومرشد جناب حاجی امداد اللہ مہاجر مکی علیہ الرحمہ نے اپنی تصنیف میں جس کا نام "فیصلہ ہفت مسئلہ ہے ص 4 پر مصلحت کے تحت 12 ربیع الاول شریف کو یوم میلاد النبی مقرر کرنے کی بات کی ہے"

یاد رہے کہ یہ رسالہ حاجی محمد زکی کے اہتمام سے چھپا ہوا ہے۔ اور اشرف علی تھانوی اور رشید

احمد گنگوہی جناب امداد اللہ صاحب کو اپنا پیر و مرشد تسلیم کرتے ہیں۔

-12 احمد علی لاہوری دیوبندی لکھتے ہیں

''احمد مجتبیٰ، محمد مصطفیٰ رحمۃ للعالمین ﷺ 12 ربیع الاول بیس اپریل 571ء پیر کے دن عرب دیس کے شہر مکہ میں پیدا ہوئے''

(ہفت روزہ، خدام الدین ص 7 - 18 مارچ 1977ء)

13 ابو الحسن علی الحسنی ندوی کی کتاب ''قصص النبیین'' جو اکثر دیوبندی مدارس میں پڑھائی بھی جاتی ہے اس میں ابو الحسن ندوی لکھتے ہیں۔

"ولادته الكريمة و نسبه الزكي " ولد رسول الله ﷺ يوم الاثنين يوم الثاني عشر من شهر ربيع الاول عام (٥٧٠ المسيحى)"

ترجمہ: رسول اللہ علیہ وسلم بروز پیر 12 ربیع الاول کو عام الفیل میں پیدا ہوئے یہ 570ء ہے۔

(ابو الحسن علی الحسنی الندوی قصص النبیین ص 27 جلد 5، مجلس نشریات الاسلام ، ناظم آباد کراچی)

14 مولوی اعزاز علی دیوبندی لکھتا ہے " ولد ﷺ بمكة علم الفيل يوم الاثنين لاثنتى عشر خلت من شهر ربيع الاول على الاوضح من الاقوال

ترجمہ: آپ ﷺ واضح ترین قول کے مطابق 12 ربیع الاول بروز پیر کو پیدا ہوئے

(اعزاز علی ، نفحات العرب ، ص 141)

-15 عبد الماجد دریا آبادی نے بھی بارہ ربیع الاول 52 قبل ہجرت تاریخ ولادت لکھی ہے

(خاتون پاکستان رسول نمبر ص 36)

16 سید سلیمان ندوی دیوبندی اپنی کتاب ''رحمت عالم'' میں لکھتے ہیں "پیدائش 12 تاریخ کو ربیع الاول کے مہینے میں پیر کے دن حضرت عیسیٰؑ سے 571 برس بعد ہوئی سب گھر والوں کو اس بچے کے پیدا ہونے سے بڑی خوشی ہوئی۔

(سید سلیمان ندوی۔ رحمت عالم ص 13)

17 احتشام الحق تھانوی دیوبندی لکھتے ہیں

''مشہور روایت یہی ہے کہ ربیع الاول کے مہینے کی 12 تاریخ دوشنبہ کا دن اور صبح صادق کا وقت تھا جب آپ نے اپنے وجود عنصری وجسمانی وجود اقدس سے پوری کائنات کو رونق بخشی

(احتشام الحق تھانوی۔ ماہنامہ محفل لاہور ص 65، مارچ 1981ء)

18 عبد القدوس ہاشمی دیوبندی جو ماہر تقویم بھی ہیں اور تقویم پر ایک کتاب "تقویم تاریخی" کے مصنف

ہیں۔ان کے نزدیک بھی صحیح تاریخ ولادت 12 ربیع الاول ہے (خاتون پاکستان رسول نمبر ص 839)

☆علماء دیو بند کے اسماء کی اجمالی فہرست☆

اب ہم اجمالاً مکتبہ فکر دیو بندی کے نزدیک قابل اعتماد و معتبران علماء، جن کے نزدیک 12 ربیع الاول شریف یوم ولادت شریفہ ہے کے اسماء تحریر کرتے ہیں۔

نمبر	نام	حوالہ
1-	اشرف علی تھانوی صاحب	سیرت خاتم الانبیاء ص 6 میلاد النبی ص 91
2-	حسنین احمد مدنی صاحب	سیرت خاتم الانبیاء ص 9
3	انور شاہ کشمیری صاحب	سیرت خاتم الانبیاء ص 9
4	مفتی شفیع دیو بندی صاحب	مصنف سیرت خاتم الانبیاء
5-	عبد الماجد دریا آبادی صاحب	خاتون پاکستان رسول نمبر ص 36
6-	اعزاز علی دیو بندی صاحب	نفحات العرب ص 141
7-	جسٹس تقی عثمانی دیو بندی صاحب	مقدمہ ہادی عالم ص 9
8-	محمد ولی رازی دیو بندی صاحب	مصنف ہادی عالم
9-	سید محمد عبد اللہ صاحب	ہادی عالم ص 7
10	ڈاکٹر عبد الحی دیو بندی صاحب	ہادی عالم ص 4
11	حاجی محمد زکی دیو بندی صاحب	ناشر فیصلہ ہفت مسئلہ
12-	حاجی امداد اللہ مہاجر مکی صاحب	مصنف فیصلہ ہفت مسئلہ
13-	سید اصغر حسین دیو بندی صاحب	سیرت خاتم الانبیاء ص 10
14	عزیز الرحمن دیو بندی صاحب	سیرت خاتم الانبیاء ص 9
15	احمد علی لاہور صاحب	خدام الدین ص 7-18 مارچ 1977ء
16	سلیمان ندوی صاحب	رحمت عالم ص 13
17	ابو الحسن علی الحسنی صاحب	قصص النبیین جزو الخامس ص 27
18	احتشام الحق تھانوی صاحب	محفل لاہور ص 45 مارچ 1981ء
19	عبد القدوس ہاشمی صاحب	خاتون پاکستان رسول نمبر ص 839

قارئین گرامی ایک اہم نکتہ یہ بھی جان لیجئے کہ "دار العلوم دیو بند کے مہتمم قاری طیب صاحب نے اپنی کتاب "آفتاب نبوت" کے ص 12 پر کتاب کا "کلمہ آغاز" بھی 12 ربیع الاول 1375ھ کو تحریر کیا ہے۔

سابقہ تصریحات کی روشنی میں اب ہم اپنے مخاطبین سے پوچھتے ہیں کہ طیب صاحب نے یہ نسبت 12 ربیع الاول کو حضور کا یوم میلاد سمجھ کر قائم کی یا یوم وصال؟ تاہم، عرض یہ ہے کہ مصنف کتاب نے کتاب کی فہرست میں ''خلقت اور ولادت'' کا باب تو تحریر کیا ہے مگر پوری کتاب میں وفات نبی یا وصال نبی کی سرخی قائم نہیں کی۔

اگر آپ نے جواب شرط انصاف کو پورا کرتے ہوئے دیا تو یقیناً درست ہوگا۔ پھر ہمارا یہ کہنا بھی بے جا نہ ہوگا کہ جناب طیب صاحب مہتمم دارالعلوم دیوبند بھی 12 ربیع الاول ہی کو تاریخ میلاد شریف تسلیم کرتے تھے۔

ہر چند کہ ہم سابقہ دلائل سے یہ ثابت کر چکے ہیں کہ بریلوی علمائے کرام اور دیوبندی علماء کے نزدیک مختار و مشہور قول ولادت شریفہ کے بارے میں 12 ربیع الاول ہے اور جانبین کا اس پر اتفاق ہے۔ ہاں یہ بات واضح رہے کہ اگر دو چار کتب میں اس سے مختلف اقوال مل جائیں تو وہ جمہور کا مقابلہ نہیں کر سکتے اور وہ مردود کہلائیں گے۔ اب ہم بطور اتمام حجت غیر مقلدین کے علماء معتبرہ کے حوالے بھی پیش کرنا چاہتے ہیں تاکہ غیر مقلدین کے سامنے بھی حقائق کو واضح کر دیا جائے۔

☆علماء غیر مقلدین اور تاریخ ولادت شریفہ☆

-1 نواب صدیق حسن خان بھوپالی اپنی مشہور زمانہ کتاب (جو میلاد شریف کے موضوع پر لکھی گئی ہے یعنی ''الشمامۃ العنبریہ من مولد خیر البریہ'' کے ص 8 پر لکھتے ہیں۔

''ولادت شریف مکہ مکرمہ میں وقت طلوع فجر کے روز دوشنبہ شب دوازدھم ربیع الاول عام الفیل کو ہوئی جمہور علماء کا قول یہی ہے ابن جوزی نے اسی پر اتفاق نقل کیا ہے''

(نواب صدیق حسن ص 7 الشمامۃ العنبریہ 1305ھ)

2 معروف غیر مقلد عالم قاضی نواب علی لکھتے ہیں ''وہ ساعت جب حضور اس دنیا میں تشریف لائے صبح کا وقت تھا، پیر کا دن تھا۔ ربیع الاول کی 12 تاریخ اور عام الفیل یعنی وہی سال جس سال ابرھا نے مکہ پر حملہ کیا تھا جو 570ء تھا حضور کی ولادت باسعادت ہوئی اور خدا کی رحمت زمین پر اتر آئی۔

(قاضی نواب علی۔ رسول اکرم ﷺ ص 21-22 علمی، کتاب خانہ لاہور)

-3 مولوی عبدالستار غیر مقلد لکھتے ہیں

بارھویں ماہ ربیع الاول رات سوار نورانی
فضل کنوں تشریف لیایا پاک حبیب حقانی

(اکرام محمدی ص 270)

-4 ابن عبدالوہاب نجدی کا بیٹا عبداللہ لکھتا ہے

حضور کا یوم ولادت 9 یا 12 ہے (یعنی تو صحیح ثابت نہ ہو تو بارہ ہی ہے)

(سیرۃ رسول ﷺ محمد عبداللہ بن عبدالوہاب)

-5 مولوی صادق سیالکوٹی غیر مقلد لکھتا ہے

''بہار کے موسم 12 ربیع الاول شریف 22 اپریل 571ء سوموار کے روز، نور کے تڑکے حافظ ناموس آدم، مشہور روایت حضور علیہ السلام کی پیدائش کی تو 12 ربیع الاول ہے''

(صادق سیالکوٹی، سید الکونین، ص 60)

☆اہل تشیع اور تاریخ ولادت شریفہ☆

اگرچہ شیعوں کے نزدیک حضور کی ولادت شریفہ کی تاریخ کا مختار قول 17 ربیع الاول ہے الحمدللہ اہل سنت کی تائید میں خود اہل تشیع کی کتابوں میں بھی 12 ربیع الاول کا یوم ولادت ہونا درج ہے۔

-1 علامہ محمد باقر مجلسی اپنی مشہور تصنیف ''حیاۃ القلوب'' میں لکھتے ہیں:

''ترجمہ: محمد بن یعقوب کلینی نے کہا کہ حضرت محمد ﷺ کی ولادت جب ہوئی تو ماہ ربیع الاول کی بارہ راتیں گزر چکی تھیں''

(محمد باقر مجلسی۔ حیاۃ القلوب۔ ص 112، جلد 2 امامیہ کتب خانہ۔ لاہور)

واضح رہے کہ محمد بن یعقوب شیعہ مذہب کی ایک مستند ترین شخصیت ہیں جو ان کی کتاب ''فروع کافی'' کے مولف بھی ہیں۔

☆کتب عامہ اور بارہ ربیع الاول شریف☆

قارئین گرامی! اب ہم ذیل میں ایسی تمام کتب جو ہم کو دستیاب ہو سکیں کے حوالہ جات تحریر کریں گے جن میں 12 ربیع الاول یوم ولادت شریفہ قرار دی گئی ہے تاکہ ہماری سابقہ گزارشات کو مزید تقویت حاصل ہو جائے۔

-1 قاضی عبدالدائم، دائم صاحب کی کتاب جو کہ مقابلہ کتب سیرت برائے سال 1998 میں اول انعام کی مستحق قرار پائی۔ وہ اس اول انعام یافتہ سیرت کی کتاب میں لکھتے ہیں

''وہ شبنم پڑی جس کا نم گلستان حیات کے پتے پتے کیلئے آب حیات ثابت ہوا یہ ربیع الاول

کی بارھویں تاریخ تھی اور سوموار کی رات" (سید الوریٰ ﷺ ص 88، جلد 1)

قاضی صاحب حاشیہ میں لکھتے ہیں

"جان عالم کی تاریخ ولادت میں اختلاف ہے ابن حزم حمیدی اور چند دیگر مورخین کی رائے یہ ہے کہ آپ کی تاریخ ولادت 9 ربیع الاول ہے ایک ترکی ماہر فلکیات محمود پاشا فلکی نے اس موضوع پر مستقل رسالہ لکھا ہے اور تقویمی حساب سے ثابت کیا ہے کہ 9 ربیع الاول ہی صحیح ہے بعد میں سیرت پر جو بلند پایہ کتابیں لکھی گئیں مثلاً قاضی سلیمان منصور پوری کی رحمت للعالمین، شبلی نعمانی کی سیرت النبی اور ابو الکلام آزاد کی رسول رحمت ان کی مصنفین نے محمود پاشا کی تحقیقات پر اعتماد کرتے ہوئے 9 ربیع الاول کو ترجیح دی ہے لیکن مفتی محمد شفیع صاحب نے اوجز السیر میں تقویمی حساب پر عدم اعتماد کا اظہار کرتے ہوئے 12 ربیع الاول کو درست قرار دیا ہے۔ اور یہی صحیح ہے کیونکہ امت کا تعامل اسی پر چلا آرہا ہے ابتداء سے لیکر آج تک دنیا بھر میں جہاں میں کہیں عید میلاد النبی منائی جاتی ہے 12 ربیع الاول ہی کو منائی جاتی ہے۔

علاوہ ازیں مورخین کی اکثریت بھی اسی کی قائل ہے محقق ابن جوزی نے یہاں تک لکھ دیا ہے کہ 12 ربیع الاول پر اجماع ہے اجماع کی بات تو خیر صحیح نہیں ہے لیکن اس میں کوئی شک نہیں کہ مورخین کی واضح اکثریت 12 ربیع الاول ہی کو آپ (ﷺ) کا یوم ولادت قرار دیتی ہے۔

اس صورت میں محض تقویمی حسابات کی بنیاد پر عظیم اکثریت کی رائے کو مسترد کر دینا نا قابل فہم ہے کیونکہ تقویمی حساب کوئی مصدقہ شے نہیں ہے اور دور حاضر میں جدید ترین فلکی رصد گاہوں میں تمام آلات بصارت مہیا ہونے کے باوجود ہر ملک کی قمری تقویم جداگانہ ہوتی ہے۔ سعودی عرب والے ہم سے بھی ایک دن پہلے، کبھی دو دن پہلے روزہ رکھ لیتے ہیں۔ اسی طرح عیدین بھی ہم سے ایک یا دو دن پہلے کر لیتے ہیں۔ یہی حال دیگر اسلامی ممالک کا ہے۔

جب اس دور میں تمام تر وسائل موجود ہونے کے باوجود رمضان، شوال اور ذوالحجہ کی ایک تاریخ معین نہیں کی جا سکتی تو صدیوں سے پہلے گزرنے والے واقعہ ولادت کی تاریخ محض تقویمی فارمولوں سے طے کر لینا اور اکثر مورخین کی تحقیق کو مسترد کر دینا اور امت کے مسلسل تعامل کو نظر انداز کر دینا کس طرح صحیح ہو سکتا ہے واللہ اعلم بالصواب

(قاضی عبدالدائم۔ سید الوریٰ ﷺ۔ الفیصل ناشران، تاجران کتب اردو بازار لاہور ص 88 تا 90 جلد نمبر 1، سال 1998)

2- پاکستان سٹیٹ آئل کمپنی لمیٹڈ کی طرف سے سیرت پاک پر لکھی گئی کتاب "سیرت احمد مجتبیٰ"

کے مصنف شاہ مصباح الدین شکیل لکھتے ہیں:

جمہور اور عام مورخین 12 ربیع الاول سنہ ایک عام الفیل تسلیم کرتے ہیں۔

''مورخ (مورخین) روز پیدائش ابرہہ اشرم کے کعبہ شریف پر حملے کے 50 دن بعد بتاتے ہیں البدایہ والنہایہ، بلوغ الامانی شرح فتح الربانی اور سیرۃ النبویہ میں حضرت جابر اور حضرت ابن عباس سے روایت نقل ہے کہ ولادت عام الفیل میں پیر کے دن اور بارہ ربیع الاول کو ہوئی۔ ابن جوزی اور ابن بزار نے 12 ربیع الاول پر اجماع نقل کیا اور اسی کو کامل ابن اثیر نے اختیار کیا''

مصنف کتاب ہذا نے کتاب کی فہرست ص 5 پر لکھا ہے

''تاریخ ولادت 12 ربیع الاول ص 147''

(شاہ مصباح الدین شکیل، سیرت احمد مجتبٰی، جلد نمبر 1، صفحات ص 5، ص 147 اور ص 149، کارنیشن پرنٹرز کراچی، سال 1996ء)

3 محمد عبدالمعبود اپنی کتاب ''تاریخ مکہ المکرمہ'' میں لکھتا ہے۔

وہ صبح سعادت جس میں ظہور قدسی ہوا دوشنبہ 12 ربیع الاول 20 اپریل 571ء تھی۔ تمام ارباب سیر و تاریخ اس بات پر متفق ہیں کہ پیر کا دن اور ماہ ربیع الاول تھا۔ البتہ تاریخ میں اختلاف پایا جاتا ہے امام طبری امام ابن خلدون اور ابن ہشام وغیرہ نے 12 ربیع الاول بیان کی ہے

(محمد عبدالمعبود۔ تاریخ مکۃ المکرمہ، جلد نمبر 1، باب نمبر 4 ص 211، مکتبہ رحمانیہ۔ لاہور)

-4 محمد رفیق ڈوگر صاحب اپنی کتاب ''الامین ﷺ'' میں لکھتے ہیں۔

''ولادت محمد ﷺ خالق کائنات نے دین حنیف کی تکمیل کیلئے خاتم الانبیاء حضرت محمد ﷺ کو دنیا میں بھیجا۔ آپ 12 ربیع الاول کو صبح کے وقت تشریف لائے وہ پیر کا دن تھا۔ اس روز ہاتھیوں والے ابرہہ کی ذلت و رسوائی کو پچاس دن ہوئے تھے''

(محمد رفیق ڈوگر۔ الامین ﷺ۔ ص 191۔ دید و شنید پبلشرز، 23 فضل منزل، بیڈن روڈ، لاہور)

-5 آغا اشرف صاحب ''محمد سید لولاک'' میں لکھتے ہیں

آپ (ﷺ) بارہ ربیع الاول کے روز بیس اپریل 571ء کو صبح کے وقت جناب آمنہ (رضی اللہ عنہا) کے ہاں مکہ میں پیدا ہوئے۔

(آغا اشرف۔ ''محمد سید لولاک''۔ ص 118، مکتبہ میری لائبریری لاہور-2)

-6 محمد فتح الدین انصاری صاحب اپنی مرتب کردہ کتاب ''وقعتہ الاسلامیہ'' میں لکھتے ہیں۔

باب دوم۔ ولادت شریف۔ بارہ ربیع الاول دوشنبہ کے دن (بمطابق اپریل 571ء)

(محمد فتح الدین انصاری 1351ھ، 1933ء وقعتہ الاسلامیہ ص 33 مطبع قیومی کانپور۔ انڈیا)

7- مسعود مفتی اور علامہ محمد جاوید صاحب کی کتاب ''سیرت رسول اللہ ﷺ کا مکمل انسائیکلو پیڈیا'' میں دونوں حضرات لکھتے ہیں

سوال 3 نبی اکرم ﷺ کی تاریخ ولادت قمری بتائیں؟

جواب بارہ ربیع الاول

(مفتی مسعود، علامہ محمد جاوید۔ ص 64 علم وعرفان پبلشرز اردو بازار، لاہور)

8 کیرن آرمسٹرانگ کی کتاب ''محمد ﷺ'' جس کے مترجم نعیم اللہ ملک ہیں میں لکھا ہے۔

''حضور کی ولادت باسعادت بارہ ربیع الاول کو ہوئی''

(کیرن آرمسٹرانگ۔ ابوذر پبلی کیشنز، ص 104، لاہور 2009ء)

9- محمد کلیم آرائیں کی مرتب کردہ کتاب ''سیرت کوئز'' ''سوالاً جواباً'' کے ص 206 پر تحریر ہے

''سوال: سید الانبیا ﷺ کب پیدا ہوئے؟

جواب: دوشنبہ (پیر کے دن) 12 ربیع الاول کو اور بعض روایات کے مطابق 9 ربیع الاول کو''

(محمد کلیم آرائیں۔ سیرت کوئز۔ ص 206 سنگ میل پبلی کیشنز۔ لاہور 1999)

10- پروفیسر ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی کتاب ''میلاد النبی ﷺ'' میں لکھا ہے۔

''متقدمین ومتاخرین کا اجماع اسی پر ہے کہ تاریخ ولادت 12 ربیع الاول عام الفیل ہے''

(محمد طاہر القادری۔ میلاد النبی ﷺ ص 215 منہاج القرآن پبلی کیشنز لاہور۔ اپریل 2004ء)

اسی طرح ڈاکٹر صاحب کی کتاب ''سیرت الرسول ﷺ'' میں بھی یہی لکھا ہے۔

(محمد طاہر القادری۔ سیرۃ الرسول ﷺ، ص 238، جلد دوم، منہاج القرآن پبلی کیشنز، لاہور ۔ جون 1996ء)

اب ہم اختصار سے دیگر کتب کے حوالہ جات تحریر کریں گے تاکہ طوالت سے بچا جا سکے۔

11- رسول اللہ کا سن پیدائش 12 ربیع الاول بروز پیر (20 اپریل 571ء) ہے) 1001 سوال جو جواب ص 128 ماجد علی سید فیروز سنز لاہور۔

12- حضرت محمد ﷺ 20 اپریل 571ء کو عرب کے ایک شہر مکہ میں پیدا ہوئے یہ ربیع الاول کی بارہ تاریخ تھی اور پیر کا دن تھا۔

(محمد رسول اللہ ص 5 نیشنل بک فاؤنڈیشن لاہور، سال 1975ء)

13- مورخین نے جناب محمد رسول اللہ کی ولادت 12 ربیع الاول 40 یا 48 نوشیرواں بمطابق

1882 سکندری واقعہ عام الفیل تحریر کی ہے"

(ہمارے پیغمبر۔از مصطفیٰ صدیقی راہی ص 219)

-14 "جس دن ہمارے رسول پاک دنیا میں تشریف لائے یہ اپریل 571ء کی بیس تاریخ اور ربیع الاول کے مہینے کی 12 تاریخ تھی اور پیر کا دن تھا۔

(ہمارے رسول پاک۔ص 43۔از طالب الہاشمی)

-15 "محدثین ومورخین کا اس بات پر قریب قریب اتفاق ہے کہ اصحاب فیل کا واقعہ محرم میں پیش آیا اور رسول اللہ کی پیدائش ربیع الاول میں ہوئی آپ 12 ربیع الاول پیر کے روز بیس اپریل 571ء کی مبارک صبح اس دنیا میں تشریف لائے

(کتاب شان محمد۔ص 234 از میاں عابد احمد)

-16 "بتاریخ 12 ربیع الاول مطابق 20 اگست 570ء بروز دوشنبہ صبح کے وقت حضور اکرم کی ولادت ہوئی۔اہل مکہ کا معمول ہے کہ وہ آج بھی آپ کے مقام ولادت کی زیارت کرتے ہیں

(محمد رسول اللہ ﷺ ص 30)

-17 مولانا جامی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں "ولادت رسول اکرم ﷺ بتاریخ 12 ربیع الاول بروز پیر، واقعہ فیل سے پچاس دن بعد ہوئی"

(شواھد النبوۃ مترجم۔ص 52، مکتبہ نبویہ)

-18 "حضور اکرم ﷺ 20 اپریل 571ء (بارہ یا نو ربیع الاول) کو بروز پیر صبح صادق کے وقت مکہ میں پیدا ہوئے"

(معلومات عامہ۔ظفر اقبال۔ص 61)

-19 "حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا کے اڑھائی ہزار برس بعد 12 ربیع الاول کو اسی ابراہیمی شہر مکہ میں قبیلہ قریش کے ہاں ایک بچہ پیدا ہوا دادا نے محمد اور ماں نے احمد نام رکھا۔

(نور کامل ص 36۔قاضی عبدالمجید)

-20 آنحضرت کی تاریخ ولادت 12 ربیع الاول ہے آپ پیر کے روز حضرت عیسیٰ کے 570 سال بعد 571ء میں مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے عرب اس سال کو عام الفیل کہتے ہیں

(اسلامی تہذیب وتمدن ص 347)

-21 "آپ (ﷺ) کی ولادت باسعادت بوقت صبح صادق پیر بارہ ربیع الاول بمطابق 21 اپریل 571ء کو ہوئی"

(ماہنامہ ترجمان اویس ص 71)

22- "حضور پُر نور ﷺ بارہ ربیع الاول عام الفیل 20 اپریل 571، یکم جیٹھ 628 بکرمی بروز پیر بعد از نماز صبح صادق قبل از طلوع آفتاب حضرت عبداللہ بن عبدالمطلب (رضی اللہ عنہ) کے گھر پیدا ہوئے

(ماہنامہ نور الحبیب ص 41، اکتوبر 1989ء)

23- "علامہ ابن خلدون کے مطابق آپ (ﷺ) کی تاریخ ولادت 12 ربیع الاول ہے

(سیرت کورس ص 18 مرتبہ لطف اللہ گوہر)

24- "عام الفیل میں دوشنبہ کے دن بارھویں ربیع الاول 42 کسریٰ کو دنیا میں ظہور فرما ہوئے اور ہبوطِ آدم علیہ السلام سے آپ تک چھ ہزار ایک سو تیرہ برس کا فاصلہ ہے۔

(موضح القرآن اردو ص 33 شاہ رفیع الدین محدث دہلوی)

25- "ولادت باسعادت 12 ربیع الاول روز دوشنبہ بعد صبح صادق قبل طلوع آفتاب"

(کیلنڈر شائع کردہ مرکزی مسجد فیض مدینہ کاموکی از علامہ محمد اکرم رضوی)

26- "بارہ ربیع الاول حضور علیہ السلام کا یوم ولادت جیسا کہ تاریخ میں آتا ہے کہ آپ کی ولادت سال فیل 12 ربیع الاول کو ہوئی

(جان جاناں ص 117، از ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب)

27- "صحیح تاریخ ولادت 12 ربیع الاول ہی ہے (ملخصا)

(ڈاکٹر محمد عبدہ یمانی۔ علموا اولادکم محبۃ رسول اللہ ص 99)

28- مصر کے عالم شیخ محمد ابوزہرہ بھی 12 ربیع الاول کو یوم ولادت قرار دیتے ہیں (ملخصا)

(خاتم النبیین ص 118 امام ابوزہرہ مکتبہ دار الفکر)

29- اکثریت کے نزدیک آنحضرت ﷺ کی ولادت 12 ربیع الاول کو ہوئی۔

(حیات محمد ص 26 از ڈاکٹر محمد حسین ہیکل مطبوعہ قاہرہ)

30- انڈونیشیاء کا سکالر فواد فخر الدین لکھتا ہے۔ 12 ربیع الاول کی تاریخ وہ مبارک تاریخ ہے جس میں سرور کائنات ﷺ اس دنیا میں جلوہ افروز ہوئے۔

(ماہنامہ خاتون پاکستان رسول نمبر ص 649،1964ء)

31- "یہ حقیقت ہے کہ متعدد تاریخی دلائل کے علاوہ تقویم کی رو سے بھی 12 ربیع الاول 53 قبل ھ کی صبح کو پیدا ہوئے" ص 11

(قاضی عبدالدائم۔ ایڈیٹر جام عرفان۔ ماہنامہ جام عرفان اکتوبر 1984ء)

-32 ''زیادہ تر مشہور قول یہی ہے کہ حضور ﷺ 12 ربیع الاول کو پیدا ہوئے اور حضرت ابن عباس
کی روایت بھی اس کی تائید کرتی ہے۔
(علامہ حکیم محمد عالم آسی ہفت روزہ الفقیہ ص 140، امرت سر میلاد نمبر 1932ء)

-33 (آپ ﷺ) بارھویں ربیع الاول عام الفیل کے پہلے برس یعنی 22 اپریل 571ء کو مکہ
معظمہ میں صبح صادق قبل طلوع آفتاب جلوہ آراء ہوئے۔
(نورانی شمع ترجمہ قرآن مجید ص 13)

-34 ''ولادت باسعادت۔ بارھویں ربیع الاول عام الفیل کے پہلے برس یعنی 22 اپریل 571ء
بمطابق 25 بیساکھ 628 بکری کو مکہ معظمہ میں بعد از صبح صادق وقبل طلوع آفتاب معرض شہود میں جلوہ
آراء ہوئے۔

(ترجمہ قرآن، مدینہ پبلی کیشنز ص 2 الفضل مارکیٹ لاہور)

-35 ''حضرت محمد ﷺ 23 اپریل 571ء مطابق 12 ربیع الاول کو پیدا ہوئے''
(تاریخ اسلام از محمود الحسن ص 31 سال 1953ء سلور برڈٹ کمپنی نیویارک)

-36 ''حضور ﷺ کی ولادت 12 ربیع الاول 20 اپریل 571ء کو ہوئی
(مفتی زین الدین سجاد۔ تاریخ ملت۔ ص 34۔ ادارہ اسلامیات لاہور)

-37 تقریباً برصغیر پاکستان و ہندوستان کے اندر چھپنے والے تمام رسائل، ماہنامے اور اخبارات
12 ربیع الاول شریف کو سیرت مصطفیٰ ﷺ پر خصوصی فیچرز شائع کرتے ہیں جو امت اسلامیہ کے تعامل کی
واضح دلیل ہے۔ ابھی تک ہمارا اتفاق نہیں ہوا کہ ولادت شریفہ پر کوئی فیچر 12 ربیع الاول کے علاوہ کسی
اور تاریخ کو کسی جریدے یا اخبار وغیرہ میں چھپا ہو۔

-38 محدث سید جمال حسینی لکھتے ہیں
''مشہور قول یہ ہے اور بعض نے اس پر اتفاق کیا ہے کہ آپ ربیع الاول کے مہینے میں پیدا
ہوئے۔ 12 ربیع الاول مشہور تاریخ ولادت ہے
(سید جمال حسینی۔ رسالت مآب۔ ترجمہ روضۃ الاحباب، از مفتی عزیز الرحمن ص 9، شہزاد پبلی
کیشنز۔ لاہور)

-39 مولانا عبدالحلیم شرر تحریر کرتے ہیں۔
ربیع الاول کی بارھویں تاریخ اور دوشنبہ کا روز تھا کہ آخر شب کو آپ ماں کے شکم مبارک میں
سے دنیا میں آئے۔

(خاتم المرسلین ص 78 مطبوعہ لکھنؤ)

-40 پیر کرم شاہ الازہری لکھتے ہیں۔

''لیکن صحیح قول وہ ہے جو ابن عباس و دیگر محققین علماء سے منقول ہے کہ حضور سرور عالم ﷺ کی ولادت باسعادت سے تقریباً پچاس دن پہلے یہ واقعہ رونما ہوا۔ عربی مہینہ کے ماہ محرم کی سترہ تاریخ تھی اور بارہ ربیع الاول کو سرور عالم ﷺ رونق افزائے بزم گیتی ہوئے۔

(پیر کرم شاہ الازہری تفسیر ضیاء القرآن۔ ص 665، جلد 5، ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور۔ کراچی)

-41 محمد ابن اسحاق مطلبی نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ پیر کے دن 12 ربیع الاول کو عام الفیل میں پیدا ہوئے

(محدث سہیلی۔ حاشیہ الروض الانف ص 107، جلد 1)

-42 ''صحابہ کرام، تابعین، مفسرین، محدثین اور مورخین کی اکثریت نے بارہ ربیع الاول کو حضور ﷺ کا یوم ولادت قرار دیا ہے اور قدیم دور سے بارہ ربیع الاول کو عید میلاد النبی منائی جاتی ہے۔

(ضیائے حرم عید میلاد النبی نمبر، ص 184، سال 1410ھ)

-43 ابوالاعلیٰ مودودی لکھتا ہے:

''ربیع الاول کی کونسی تاریخ تھی اس میں اختلاف ہے لیکن ابن شیبہ نے حضرت عبداللہ ابن عباس اور حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہم کا قول نقل کیا ہے کہ آپ (ﷺ) بارہ ربیع الاول کو پیدا ہوئے اس کی تصریح محمد ابن اسحاق نے کی ہے اور جمہور اہل علم میں یہی تاریخ مشہور ہے۔

(ابوالاعلیٰ مودودی۔ سیرت سرور عالم ص 93)

-44 سر سید احمد خان نیچری علی گڑھ یونیورسٹی کا موسس لکھتا ہے جمہور مورخین کی رائے ہے کہ آنحضرت ﷺ بارہویں ربیع الاول کو عام الفیل کے پہلے برس یعنی ابرھا کی چڑھائی کے پچپن روز بعد پیدا ہوئے

(احمد خان نیچری۔ خطبات الاحمدیہ ص 12)

-45 علامہ کوکب نوری اوکاڑوی صاحب اپنے رسالہ ''اسلام کی پہلی عید'' میں 12 ربیع الاول شریف کو یوم میلاد النبی ﷺ دلائل سے ثابت کرتے ہیں

(کوکب نورانی۔ اسلام کی پہلی عید۔ ص 33، ضیاء القرآن پبلی کیشنز۔ لاہور)

-46 صحیح روایات سے یہ بات ثابت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ کی ولادت باسعادت ربیع الاول کے مہینے میں ہوئی۔ آپ (ﷺ) 12 ربیع الاول کو اس دنیا میں تشریف لائے اسی نسبت سے 12 ربیع الاول کی شب نہایت افضل و اعلیٰ ہے۔

(محمد حبیب قادری۔ فضیلت کی راتیں۔ ص 127 اکبر بک سیلرز لاہور)

47- لیکن چونکہ بارہ ربیع الاول کا قول عوام وخواص سب میں مشہور ہے اور جمہور اہل سیر کا حق رہے اسی پر تمام امت کا عمل ہے اور تلقی امت بالقبول کا شرع میں بہت اعتبار ہے اس لیے جشن میلاد النبی ﷺ منانے کے لیے 12 ربیع الاول ہی مختار ہے۔ اس کے خلاف میں انتشار وافتراق ہے۔

(علامہ مفتی شرف الحق امجدی صاحب۔ اشرف السیر ۔ص 146، فیضان مدینہ پبلی کیشنز۔ کاموکی)

48- آپ (علیہ السلام) اصحاب فیل کے واقع کے پچپن روز بعد 12 ربیع الاول شریف کو صبح صادق کے وقت اس خاک دان عالم میں جلوہ فرما ہوئے"

(پروفیسر سید شجاعت علی قادری سیرت رسول اکرم ﷺ ص 7)

49- (تاریخ ولادت) بعضوں کے قول کے مطابق 12 ربیع الاول ہے اور اسی پر اہل مکہ کا عمل بھی رہا کہ اہل مکہ بارہ ربیع الاول کو آپ ﷺ کی جائے پیدائش کی زیارت کیا کرتے تھے.......... علامہ قسطلانی نے مذاہب اللدنیہ میں لکھا کہ آپ ﷺ کی پیدائش مشہور قول کے مطابق 12 ربیع الاول کو ہوئی

(ماہنامہ التزکیہ۔ص 11 جولائی 2002ء)

50- اکثر علماء ومورخین کا قول 12 ربیع الاول کا ہے۔

(جواز الاحتفال۔ غلام رسول قاسمی۔ ص 12 رحمتہ للعالمین پبلی کیشنز)

51- بارہ ربیع الاول دوشنبہ کی مبارک صبح کو دعائے خلیل، نوید مسیحا مجسم بن کر ظاہر ہوئی جس کے عالم وجود میں آتے ہی کفر وضلالت کی ظلمتیں کافور ہوگئیں۔

(مولانا محمد شفیع اوکاڑوی۔ برکات میلاد شریف ص 3 ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور۔ کراچی)

52- ہمارے حضور ﷺ 12 ربیع الاول کو 570ء کو پیر کے روز صبح صادق کے وقت عظمت والے شہر مکہ میں پیدا ہوئے۔

(ہمارے حضور ص 17، عابد نظامی۔ مکتبہ تعمیر انسانیت۔ لاہور)

53- "بارہ ربیع الاول کو دنیا بھر کے مسلمان جس جوش وجذبے، ولولے، خوشی اور مسرت کا اظہار کرتے ہیں وہ بھی درحقیقت جبلت انسانی ہی کا متقاضی ہے وہ یوں کہ اس دن نہ صرف قوم مسلم بلکہ غیر مسلموں کو بھی خاتم النبیین کی صورت میں ایک ایسی نعمت حاصل ہوئی جو انعامات الہی میں سب سے اہم اور عظیم نعمت ہے۔

(زریں فرمودات ص 401۔ سید علی شاہ صاحب)

54- "پیغمبر کی ولادت امن والے شہر شنبھل (مکہ) میں سب سے بڑے پرحت (سردار) کے

ہاں 12 ربیع الاول (شکل پکچھ) کو ہوگی باپ کا نام ویشنو لیش (عبداللہ) ماں کا نام سومتی (آمنہ) ہوگا

(بھاگوات پران۔ اسکند 12-باب 2 شلوک 18، بحوالہ جان جاناں ص 47)

-55 12 ربیع الاول کو ان کے ہاں لوگ جمع ہوتے درود کا ورد رہتا پھر شاہ صاحب آنحضرت ﷺ کے فضائل اور (میلاد شریف کے بارے میں) بعض احادیث سناتے۔

(الدر المنظم ص 89 بحوالہ جان جاناں ص 118)

-56 ہمارے نبی حضرت محمد ﷺ ہیں جو بروز دوشنبہ پیر 12 ربیع الاول کو پیدا ہوئے (ملخصا)

(انوار شریعت ص 9)

-57 12 ربیع الاول کو عام طور پر برصغیر میں تاریخ ولادت مصطفوی قرار دیا جاتا ہے (نو ربیع الاول کے حق میں بھی شہادتیں موجود ہیں)

(قومی ڈائجسٹ، خصوصی نمبر 1989ء ص 50)

-58 12 تاریخ (ماہ ربیع الاول) کو حبیب کبریا (ﷺ) کی جلوہ گری ہوئی۔

(الخطیب ص 121)

-59 امام غزالی اپنی فقہ السیرۃ میں 12 ربیع الاول کو حضور علیہ السلام کا یوم ولادت قرار دیتے ہیں

(امام غزالی۔ فقہ السیرۃ ص 60 دار الاحیاء التراث الحرط)

-60 اشرف علی تھانوی اپنی کتاب نشر الطیب میں لکھتا ہے۔

''سب کا اتفاق ہے دوشنبہ تھا اور تاریخ میں اختلاف ہے آٹھویں یا بارھویں ماہ پر (بھی) سب کا اتفاق ہے کہ ربیع الاول تھا۔

(نشر الطیب۔ اشرف علی تھانوی۔ ص 22 دار الاشاعت کراچی)

-61 حضور اکرم ﷺ کی ولادت موسم بہار دوشنبہ (پیر) کے روز بارہ ربیع الاول ہے''

(حیات رسول۔ مکتبہ تعمیر انسانیت ص 92۔ لاہور)

-62 صبح صادق کا سہانا وقت تھا اور پیر کا مبارک دن تھا ربیع الاول کی 9 یا 12 تاریخ اپریل کا مہینہ سن عیسوی 571ء تھا نور مجسم، محسن اعظم، پیکر عظمت، سراپا شرافت ﷺ نے اپنے وجود مسعود سے دنیائے کائنات کو مشرف فرمایا۔

(محبوب کے حسن و جمال کا منظر۔ خواجہ محمد اسلام ص 11)

-63 ماہ ربیع الاول میں عموماً اور بارہ ربیع الاول کو خصوصاً، آقائے دو جہاں ﷺ کی ولادت باسعادت کی خوشی میں پورے عالم اسلام میں محفل میلاد ﷺ منعقد کی جاتی ہیں۔

(عید میلاد النبی ﷺ کی شرعی حیثیت ص 1۔ سید شاہ تراب الحق قادری۔ بزم رضا۔ کراچی)

☆ضروری انتباہ☆

یہ بات ذہن نشین رکھنی چاہیے کہ جن مصنفین نے اپنی کتب میں تاریخ ولادت کے حوالے سے 12 تاریخ کے ساتھ 9 یا 8 کو بھی تحریر کیا ہے اس سے یہ مراد لی جانی چاہیے کہ جمہور کے نزدیک روایات صحیحہ کے مطابق تو تاریخ ولادت شریفہ 12 ربیع الاول ہی ہے لیکن بعض کے نزدیک تقویمی حسابات کے تحت 9 اور 8 ربیع الاول بھی بتائی گئی ہے۔ جبکہ یہ بات واضح ہے کہ تقویمی حسابات صریح دلائل واقوال کے ہوتے ہوئے ناقابل قبول اور مردود ہوتے ہیں

☆کتب نصاب اور بارہ ربیع الاول شریف☆

کتب نصاب جو کہ ماہرین تعلیم کا بورڈ بیٹھ کر تشکیل دیتا ہے اور اس کو معیار کے قریب ترین رکھنے کی ممکنہ کوششیں کرتا ہے۔ ایسی کتب کو بھی اگر بطور شہادت پیش کر دیا جائے تو بہتر رہے گا۔ اس غرض سے ہمیں اب تک جو کتب نصاب میسر آئیں جن میں 12 ربیع الاول کو حضور کا یوم میلاد اختیار کیا گیا ہے۔ ان کے حوالہ جات عرض کر دیے ہیں۔

1- ہمارے پیارے نبی 12 ربیع الاول پیر کے دن مکہ معظمہ میں پیدا ہوئے۔

(خالد دینیات برائے جماعت سوئم واجد سنز لاہور)

2- حضور اکرم ﷺ بارہ ربیع الاول (20 اپریل 571ء) کو پیر کے دن عرب کے مشہور شہر مکہ میں پیدا ہوئے

(دینیات برائے جماعت پنجم ص 55 سال 1971ء

3- "ولد سیدنا محمد ﷺ بمكة المكرمة يوم الاثنين فى الثانى عشر من شهر ربيع الاول عام الفيل موافقاً لعشرين من ابريل 571ء ميلاوى"

ترجمہ: ہمارے سردار محمد ﷺ کی ولادت بروز پیر شہر مکہ مکرمہ میں 12 ربیع الاول کو عام الفیل میں ہوئی جو کہ بمطابق 20 اپریل 571ء ہے۔

(الکتاب العربی برائے جماعت ہفتم ص 16 پنجاب ٹیکسٹ بک لاہور)

4- آج بارہ ربیع الاول ہے صبح ہی سے ہر طرف رونق اور چہل پہل دکھائی دیتی ہے سکول کو خوبصورت رنگ برنگی جھنڈیوں سے سجایا گیا ہے تمام طالب علم خوش وخرم رنگ برنگے لباس پہنے ہال میں جمع ہو رہے ہیں جشن کا سماں ہے (اور) کیوں نہ ہو!

محمد مصطفیٰ ﷺ کی آج آمد ہے

حبیب کبریا کی آج آمد ہے

آج باعث تخلیق کائنات، رحمت عالم، نور مجسم، حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کا جشن ولادت ہے آپ کی آمد کی خوشی کا منانا ہر مسلمان پر لازم اور عبادت ہے۔

(اردو کی ساتویں کتاب۔ص 17 پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ لاہور)

5- عید میلاد النبی ﷺ ہر سال 12 ربیع الاول کو منائی جاتی ہے یہ مبارک دن حضور نبی کریم ﷺ کی ولادت باسعادت کا دن ہے یہی وہ دن ہے جس کی آمد سے کفر و شرک کا اندھیرا مٹ گیا۔

(اردو کی آٹھویں کتاب۔ص 3 سال 1988ء پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ)

6- یہ ربیع الاول کی بارہ تاریخ تھی پیغمبر اسلام حضور (ﷺ) کی ولادت مبارک کے حوالے سے عید میلاد النبی ﷺ اسی دن منائی جاتی ہے۔

(اردو کی آٹھویں کتاب ص 18 پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ لاہور 2005ء)

7- حضرت محمد ﷺ کی مشہور روایت کے مطابق (22 اپریل 571ء) 12 ربیع الاول پیر کے دن پیدا ہوئے۔

(اسلامیات (لازمی) نہم و دہم ص 88 پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ لاہور)

8- عید میلاد النبی ﷺ کا تہوار 12 ربیع الاول کو بڑے جوش و عقیدت سے منایا جاتا ہے۔ اس روز حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی ولادت کی خوشی منائی جاتی ہے۔

(مطالعہ پاکستان نہم و دہم ص 119 پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ لاہور 1989ء)

9:- نبی اکرم ﷺ کی پیدائش کی تاریخ کے بارے میں جمہور کا یہ مسلک رہا ہے کہ ولادت 12 ربیع الاول بمطابق 23 اپریل 571ء پیر کے دن صبح صادق کے وقت ہوئی

(اسلامیات لازمی بی اے۔ بی ایس سی 149 علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی۔ اسلام آباد)

10- ولادت باسعادت: آنحضور ﷺ کی ولادت باسعادت آپ کے والد ماجد حضرت عبداللہ (رضی اللہ عنہ) کی وفات کے چار ماہ کے بعد 20 اپریل 571ء بمطابق ۱۲ ربیع الاول بروز سوموار بوقت سحر ہوئی (معیاری اسلامیات لازمی۔ بی اے۔ بی ایس سی۔ فنی ڈگری کلاسز 171 از پروفیسر ڈاکٹر حافظ محمود اختر، حافظ محمد ادریس، الائیڈ بک سنٹر، 34 اردو بازار لاہور 8-2007)

11- ہمارے پیارے نبی حضرت محمد ﷺ ایک خوبصورت نوجوان حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے گھر بارہ ربیع الاول بمطابق 20 اپریل 571ء کو صبح کے وقت پیدا ہوئے۔ (اسلامیات سی۔ ٹی علامہ

اقبال اوپن یونیورسٹی 80)

12۔ ہمارے رسول مقبول ﷺ کی ولادت باسعادت موسم بہار میں دوشنبہ کے دن 12 ربیع الاول عام الفیل 571ء کو مکہ مکرمہ میں ہوئی جمہور کے نزدیک ولادت مبارک کی تاریخ قمری حساب سے 12 ربیع الاول ہے

(اردو۔ دائرہ معارف اسلامیہ 12-19 پنجاب یونیورسٹی لاہور)

13۔ ہمارے رسول مقبول ﷺ کی ولادت باسعادت موسم بہار میں دوشنبہ کے دن 12 ربیع الاول عام الفیل 571ء کو مکہ مکرمہ میں ہوئی جمہور کے نزدیک ولادت مبارک کی تاریخ قمری حساب سے 12 ربیع الاول ہے (مقالہ سیرت محمد رسول اللہ ﷺ صفحہ 12 پنجاب یونیورسٹی لاہور)

14- It was twelfth day of Rabi-ul-Awwal Hazrat Abdul Muttalib, the chief of Quraish was sitting near the Kaba, a woman came running towards him.
What is the matter? Asked Hazrat Adbul Muttalib.
She replied, "you have a grand son"
"Son of Abdullah! asked Abdul Muttalib.
Yes, the son of Abdullah, she said.

ترجمہ۔ یہ بارہ ربیع الاول کا دن تھا حضرت عبدالمطلب کعبہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے ایک عورت دوڑتی ہوئی آپ کی طرف آئی کیا ہوا؟ حضرت عبدالمطلب نے پوچھا اس نے جواب دیا آپ کا پوتا ہوا ہے عبداللہ کا بیٹا۔ حضرت عبدالمطلب نے پوچھا عبداللہ کا بیٹا۔ اس نے جواب دیا۔ ہاں

(English 8th page no.1 Punjab text book board Lahore 1987)

15. Eid Milad un Nabi is celebrated on 12th Rabi-ul-Awwal, the birthday of the Holy Prophet Muhammad (S.A.W)

عید میلاد النبی ﷺ 12 ربیع الاول کو منائی جاتی ہے۔ جو کہ پیغمبر محمد ﷺ کی پیدائش کا دن ہے۔

(English 10th page No.5 Punjab text book board Lahore 2003)

☆چند انگریزی کتب سے☆

The Apostale was born on Monday, 12th Rabi-ul-Awwal in the year of Elephant.

پیغمبر ﷺ 12 ربیع الاول عام الفیل میں پیدا ہوئے

(Ishaq,s Sirat Rasul Allah (P.69) Oxford University London)

2 Our Lord Muhammad (May Allah shower His blessings upon Him and grant Him salvation) was born a few seconds before the rising of the morning star. On a Monday, the twelfth day of the month Rabi-ul-Awwal of the first year of the Era of the Elephant.

ترجمہ: ہمارے سردار محمد ﷺ صبح کا ستارہ طلوع ہونے سے چند لمحے قبل 12 ربیع الاول کو بروز پیر پیدا ہوئے یہ پہلا عام الفیل تھا

(The Life of Muhammad (Peace be Upon Him) Prophet of Allah page No. 23
By Silmen Bin Ibrahim and Etienne Dinet)

3. Sayyidana Muhammad (Peace be Upon Him) was born on Monday, the 12th Rabi-ul-Awwal to most of the historions.

ترجمہ: بہت سے مورخین کے مطابق سیدنا محمد ﷺ بروز 12 ربیع الاول کو پیدا ہوئے۔

(Muhammad- the final Messenger Page No. 50)

4. 16th of Feburary, 12th of Rabi-ul-Awwal Eid Milad-un-Nabi (Prospectus 2010 University Of Sargodha Page 162)

☆میزان کتب☆

قارئین گرامی! الحمد للہ ہم اللہ کے احسان وتوفیق سے اب تک قریباً 144 کتب ورسائل سے 12 ربیع الاول شریف کو حضور صاحب لولاک ﷺ کا یوم ولادت ہونا ثابت کر چکے ہیں اور اذہان سے ہر طرح کا غبار تشکیک دور کر کے اس میں یقین کے رنگ بکھیر چکے ہیں۔ اب صرف اجمالاً ان کتب ورسائل کی تعداد کا جدول ملاحظہ فرمائیں۔

اصولی کتب سیرت وتاریخ	26
کتب ورسائل علمائے اہلسنت برصغیر	19
کتب ورسائل علمائے دیوبند	11
کتب ورسائل غیر مقلدین	05
کتاب اہل تشیع	01
کتب ورسائل عامہ	63
کتب نصاب	15
انگریزی کتب	04
میزان کتب ورسائل	144

☆چند اعتراضات اوران کے جوابات☆

1- پہلا اعتراض:-

امام احمد رضا خان بریلوی علیہ الرحمہ کے نزدیک 8 ربیع الاول حضور کا یوم ولادت ہے اور 12 یوم وصال ہے جبکہ بریلوی حضرات 12 ربیع الاول کو میلاد النبی ﷺ کرتے ہیں یعنی وصال کے دن خوشی کرتے ہیں۔

جواب:-

الحمد للہ اس سارے رسالہ کے مطالعہ سے یہ بات بخوبی پتہ چل جاتی ہے کہ نہ صرف اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی علیہ الرحمہ بلکہ تمام سنی بریلوی حضرات کے نزدیک بھی 12 ربیع الاول ہی یوم ولادت شریفہ ہے۔

2- دوسرا اعتراض:-

تاریخ میلاد شریف پر علماء کا اتفاق نہیں ہے لہٰذ 12 ربیع الاول کو تاریخ میلاد النبی مقرر کرنا درست نہیں۔

جواب:-

کثرت سے کتابوں میں علماء نے 12 ربیع الاول کو حضور کا یوم ولادت بعد از تحقیق قرار دیا ہے بلکہ چند علماء نے اس پر اجماع اور اتفاق کا دعویٰ بھی کر دیا ہے جیسا کہ سابقہ حوالہ جات میں یہ بات گزر چکی ہے اس لیے یہ اعتراض ہی سرے سے درست نہیں ہے۔

3- تیسرا اعتراض:-

اکثر کتابوں خصوصاً دیوبندی اور غیر مقلدین کی کتابوں میں 9 ربیع الاول کو میلاد النبی ﷺ کا دن لکھا گیا ہے کیونکہ محمود پاشا فلکی مصری نے حسابات سے 9 ربیع الاول کو تاریخ میلاد النبی قرار دیا ہے۔

جواب:-

اولاً: صریح اور واضح دلائل کی روشنی میں محمود پاشا مصری کی تحقیق کا بالکل اعتبار نہیں ہے بلکہ خود محمود پاشا کی اپنی ذات مجہول الحال ہے۔ علماء کو اس کے اصل وطن کا بھی درست علم نہیں ہے اور نہ ہی اس کی اصل کتاب کے نام کا کسی کو علم ہے شبلی اور قاضی سلیمان اسے مصر کا باشندہ جب کہ مفتی شفیع اسے کی اور حفظ الرحمن سیوہاری اسے قسطنطنیہ کا ہیت دان کہتے ہیں۔ سید محمد سلطان شاہ صاحب فرماتے ہیں "مجھے بڑی کوشش کے باوجود محمود پاشا فلکی کی کتاب یا رسالہ نہ مل سکا البتہ معلوم ہوا کہ پاشا فلکی کا اصل مقالہ فرانسیسی زبان میں تھا جسکا ترجمہ سب سے پہلے زکی آفندی نے 'نتائج الافہام' کے نام سے عربی میں کیا اس کو مولوی محی الدین خان جج ہائی کورٹ حیدر آباد نے اردو کا جامہ پہنایا اور 1898 میں نول کشور پریس نے شائع کیا لیکن اب یہ ترجمہ بھی نہیں ملتا" (جوہر تقویم صفحہ 22)

ثانیاً:- خود مفتی شفیع دیوبندی نے اس کی تحقیق کو رد کر کے 12 ربیع الاول کو اختیار کیا اور اکثر علمائے دیوبند نے ان کے ساتھ اتفاق کیا جبکہ دیوبندی طبقہ کے حکیم الامت اشرف علی تھانوی نے میلاد النبی میں بھی 12 ربیع الاول کو ہی اختیار کیا ہے۔ (میلاد النبی ﷺ صفحہ نمبر 91، اشرف علی تھانوی)

ثالثاً: عبد الدائم کی کتاب سید الوریٰ ﷺ میں انہوں نے اس بارے میں کافی حد تک وضاحت کر دی ہے کہ تقویمی حساب اس معاملے قابل التفات نہیں ہے۔

رابعاً: مندرجہ ذیل وجوہات کی بناء پر محمود پاشا کی تحقیق درجہ اعتبار سے ساقط ہو جاتی ہے۔

1- علم فلکیات کے قواعد حتمی اور آخری فیصلہ کی حیثیت بالکل نہیں رکھتے بلکہ یہ تخمینی ہوتے ہیں روایات صحیحہ اور جمہور کے اتفاق کے سامنے ایسے تخمینی فیصلوں پر بھروسہ درست نہیں ہے۔

2- مختلف روایتوں میں بعض کو بعض پر ترجیح دینے کے لیے بسا اوقات علم ہیت کی شہادت پیش کی جا سکتی ہے جبکہ کسی بھی معتبر روایات میں 9 ربیع الاول کو میلاد شریف ہونا ثابت نہیں۔

3- حسابیات میں معمولی بھول چوک سے معاملہ کہاں کا کہاں پہنچ جاتا ہے پھر اختلاف مطالعے کا

مسئلہ ایک الگ حیثیت رکھتا ہے مثلاً سیرت النبی کے حاشیے میں حضرت ابراھیم کا یوم وفات 7 جنوری جبکہ رحمۃ للعالمین میں 27 جنوری ہے۔

4- اختلاف مطالعے کا تقویمی حسابات پر گہرا اثر ہوتا ہے مختلف علاقوں کے ماہرین فلکیات کے ایک ہی واقع کے بارے میں فیصلہ مختلف ہو سکتے ہیں۔

ان تمام وجوہ پر کسی بھی صورت محمود پاشا کی تحقیق قابل استدلال نہیں ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

4-چوتھا اعتراض:-

جب یوم وصال بھی بارہ ربیع الاول ہے اور یوم میلاد بھی تو اس دن خوشی میں میلاد کیوں منایا جاتا ہے؟

جواب:-

اولاً: آپ کا کیا خیال ہے اس روز ماتمی لباس پہن کر صف ماتم بچھائی جائے اور ماتمی جلوس کا اہتمام کیا جائے اگر ایسا ہے تو یہ خیال آپ ہی کو مبارک ہو۔

ثانیاً: ہمارے مخاطبین جب یوم صدیق اکبر، یوم فاروق اعظم، یوم عثمان غنی اور یوم علی رضی اللہ عنھم مناتے ہیں بتائیں کیا اس دن ان حضرات کے ایام وصال ہوتے ہیں یا پیدائش؟۔

ثالثاً: جب ایام وصال ہونے پر آپ ان ہستیوں کے فضائل و مناقب بیان کر کے خوش ہوتے ہیں جلسہ جلوس کرتے ہیں، تکبیر و رسالت کے نعرے لگاتے ہیں تو حضور ﷺ کے یوم ولادت کی تاریخ پر ایسا کرنا کیوں روا (جائز) نہیں جس میں بعض حضرات کی تحقیق کے مطابق تاریخ وصال و ولادت اکٹھے ہیں جبکہ صحابہ کرام کے متعلق یہ سب کچھ صرف اور صرف ان کے یوم وصال پر ہی کیا جاتا ہے انصاف باید

رابعاً: جبکہ حضور ﷺ کے بارے میں واضح حدیث شریف موجود ہے کہ حیاتی خیر لکم ومماتی خیرلکم ترجمہ: میرا جینا اور میرا وصال کر جانا تمہارے لیے خیر ہی خیر ہے (قاضی عیاض ۔الشفا صفحہ 10 جلد 1، مسند بزار حدیث رقم:1925، البدایہ والنہایہ 275 جلد 5، خصائص الکبریٰ و غیرھم)

مزید یہ کہ شہید زندہ ہوتے ہیں اور حضور ﷺ کا تمام انبیاء و شہداء علیہ السلام ورحمۃ اللہ علیہم سے افضل ہونا ان تمام باتوں کے ہوتے ہوئے کونسی شے مانع ہے کہ 12 ربیع الاول شریف کو میلاد اور خوشی نہ کی جائے خواہ یہ یہی یوم وصال ہی کیوں نہ ہو

خامساً: شریعت اسلامی کسی عام مسلمان کی وفات پر تین دن سے زیادہ سوگ کو منع کرتی ہے تو پھر آج کئی سو سال گزر جانے پر حضور ﷺ کے وصال پر سوگ کرنے کا مطالبہ کس دلیل کے تحت کیا جاتا ہے

سادساً: مسلم شریف میں حدیث شریف ہے حضور ﷺ سے پیر کے روز روزہ کے بارے میں

عرض کیا گیا تو آپ نے ارشاد فرمایا یہ میری ولادت کا دن ہے اسی میں مجھ پر وحی اتری یا میں نبی بنایا گیا (مسلم شریف حدیث رقم:1162، مشکوۃ شریف 179، ریاض الصالحین 382 وغیرھم)

بتائیں؟ روزہ رکھنا خوشی ولادت کی وجہ سے تھا یا نہیں؟ پھر پیدائش کے ذکر کے ساتھ وحی آنے کا ذکر کرنا یوم ولادت کی خوشی کی اہمیت کی طرف اشارہ کرتا ہے یا نہیں؟ یہی وجہ ہے کہ علمائے کرام نے پیر کو بالعموم اور 12 ربیع الاول یعنی یوم ولادت شریفہ کو بالخصوص روزہ رکھنے کو مستحب قرار دیا ہے۔

5-پانچواں اعتراض:-

وصال النبی ﷺ 12 ربیع الاول ہے اور یہی اجماعی بات ہے حضور کا وصال 12 ربیع الاول کو ہونے میں کسی کا اختلاف نہیں۔

جواب:-

اولاً: تو یہ اعتراض ہی حقائق سے لاتعلقی کی بنا پر کیا گیا ہے کتب سیر و تواریخ کا گہرا مطالعہ رکھنے والے حضرات جانتے ہیں کہ قریب قریب دو درجن سے زائد کتابوں میں تاریخ وصال میں مختلف اقوال کا ذکر موجود ہے۔

ثانیاً: دیوبندیوں کے حکیم الامت اشرف علی تھانوی کے نزدیک 12 ربیع الاول کسی صورت بھی حضور علیہ الصلوۃ والسلام کا یوم وصال نہیں بنتا دیکھیے حاشیہ نشر الطیب تھانوی صاحب لکھتے ہیں

''اور تاریخ (وصال) کی تحقیق نہیں ہوئی اور بارھویں جو مشہور ہے وہ حساب درست نہیں ہے کیونکہ اس سال ذی الحجہ کی نویں (تاریخ) جمعہ تھی اور یوم وفات دوشنبہ (پیر) ثابت ہے پس جمعہ کو 9 ذی الحجہ ہو کر 12 ربیع الاول دوشنبہ (پیر) کو کسی طرح نہیں ہو سکتی''۔

(نشر الطیب، اشرف علی تھانوی، ص 203، دار الاشاعت، کراچی)

ثالثاً: اسی طرح سیرت خاتم الانبیاء کے صفحہ 144 پر مفتی شفیع دیوبندی 12 ربیع الاول کے یوم وصال ہونے کو رد کرتا ہے اور (دو) 2 ربیع الاول کو تاریخ وصال قرار دیتا ہے اسی طرح چشتی سلسلے کے بزرگ نظام الدین اولیاء محبوب الٰہی راحت القلوب کے صفحہ نمبر 100 پر تحریر فرماتے ہیں پیغمبر ﷺ خدا نے دوسری ماہ ربیع الاول کو انتقال فرمایا۔ یہی وجہ ہے کہ اکثر چشتی حضرات 2 ربیع الاول کو حضور سرور عالم کا عرس پاک مناتے ہیں۔ یاد رکھیں کہ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ فاضل بریلی قادری سلسلے سے تعلق رکھتے ہیں اور آپ کی تحقیق تاریخ وصال کے بارے میں 12 ربیع الاول ہی ہے۔ چونکہ دیوبندی حضرات تو 12 ربیع الاول کو تاریخ وصال ہی نہیں مانتے اس لیے وہ اس اعتراض کا حق نہیں رکھتے کہ 12 تو یوم وصال ہے۔ اس لیے میلاد شریف نہ کرنا چاہیے۔

6- چھٹا اعتراض:-

پیران پیر غوث الاعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب ''غنیۃ الطالبین'' میں دس محرم کو حضورﷺ کا یوم ولادت قرار دیتے ہیں چونکہ بریلوی حضرات یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ پیران پیر لوح محفوظ پڑھ لیتے تھے۔ لہٰذا بریلوی حضرات کو ان کی پیروی میں میلاد 10 محرم الحرام کو کرنا چاہیے۔

جواب:

اولاً: شاہ عبدالعزیز پرھاروی علیہ الرحمہ النبراس شرح العقائد شریف میں فرماتے ہیں

"غنیۃ الطالبین المنسوبۃ الی الغوث الاعظم عبدالقادر جیلانی قدس سرہ العزیز فالنسبتہ غیر صحیحۃ والاحادیث الموضوعہ فیھاوافرۃ"

ترجمہ: غنیۃ الطالبین جو حضور غوث الاعظم عبدالقادر جیلانی قدس سرہ العزیز کی طرف منسوب ہے یہ نسبت صحیح نہیں ہے اس میں بہت سی من گھڑت (جھوٹی) روایات ہیں۔

''اسی عبارت کے حاشیہ میں لکھا ہے۔

''شیخ عبدالحق محدث دہلوی کا قول ہے۔

"ہر گز ثابت نہ شدہ کہ ایں از تصنیف آں جناب است اگرچہ انتساب بہ آں حضرت شہرت دارد"

ترجمہ: ہرگز یہ بات ثابت نہیں ہوتی کہ یہ حضور غوث الاعظم کی کتاب ہے اگرچہ اس کتاب کا آپ کی طرف منسوب ہونا شہرت پا گیا ہے۔

(النبراس، صفحہ نمبر 475 مکتبہ رشیدیہ سرکی روڈ کوئٹہ)

آفتاب گولڑہ شریف حضور پیر مہر علی شاہ قدس سرہ العزیز کے ملفوظات شریف میں مترجم کہتا ہے کہ ''محققین علماء کے نزدیک فتوح الغیب کی نسبت حضور غوث الاعظم علیہ الرحمہ کی طرف درست ہے لیکن غنیۃ الطالبین کے متعلق اختلاف ہے...... (مشہور حنفی عالم علامہ زہادی) نے تحریر فرمایا کہ موجودہ غنیۃ الطالبین میں کافی تحریف شدہ عبارات ہیں اور اصل قدیمی نسخہ موجودہ نسخوں کے مقابل تقریباً تہائی برابر تھا۔ برادران طریقت کو اس بات کا خیال رکھنا چاہیے کیونکہ اس کتاب کی بعض عبارتوں کو مخالفین اپنے استدلال کے ثبوت میں پیش کرتے ہیں اور ایسا ہی صاحب نبراس نے تحقیق فرمائی ہے۔

(ملفوظات مہریہ، ص 105، گولڑہ شریف، اسلام آباد)

لہٰذا بلا دلیل قوی کے غنیۃ الطالبین کی کوئی عبارت قابل قبول اور قابل عمل نہیں ہے۔

ثانیاً: خود غنیۃ الطالبین کی عبارت میں و قال بعضھم (غنیۃ الطالبین ص 91 جلد 2، قدیمی

کتب خانہ، کراچی) کے الفاظ اس روایت کے ضعیف ہونے پر دلالت کرر ہے ہیں۔ لہٰذا صحیح روایات اور جمہور کی تحقیق کے مقابلے میں بھی یہ عبارت قابل قبول نہی ہے اور قریب قریب اس عبارت کے الحاقی ہونے کا بھی امکان ہے۔

ثالثاً: خود دیو بندیوں کا عالم محمد حسین نیلوی لکھتا ہے ہر چند کہ یہ قول شاذ ہے (جبکہ یہ شدید ضعیف ہے، مصنف) اور علماء کا اس پر اتفاق ہے کہ آپ کی پیدائش ربیع الاول میں ہی ہے۔

(عید میلاد النبی اور اس کی شرعی حیثیت، حسین نیلوی، ص 58)

اب آپ بتائیں کہ حضور غوث الاعظم علیہ الرحمہ نے کس جگہ فرمایا ہے کہ جمہور کا قول اور صحیح روایات چھوڑ کر شاذ قول لیکر اس پر اڑ جاؤ۔ انصاف اور عقل باید۔

7: ساتواں اعتراض:-

بریلوی حضرات عید میلاد النبی کیوں مناتے ہیں جبکہ تاریخ اسلام میں کسی عالم نے میلاد شریف نہیں منایا

اجواب:

اولاً: یہ اعتراض بھی ان لیچر اعتراض سے ہے۔ جس کا حقیقت سے دور دور کا بھی واسطہ نہیں اس کا جواب انشاء اللہ ہم اپنی کسی علیحدہ تصنیف میں مفصلاً دیں گے۔ جو حضرات فی الحال اس بارے میں قطعی معلومات حاصل کرنا چاہتے ہیں وہ علمائے اہلسنت و جماعت کی اس موضوع پر لکھی گئی کتب مفصلہ کا مطالعہ کریں سر دست مستند علماء کے حوالے مختصراً ملاحظہ فرمائیں۔

1- حاجی امداد اللہ مہاجر مکی جو کہ اشرف علی تھانوی اور رشید احمد گنگوہی دیو بندی کے پیر و مرشد ہیں میلاد شریف کے بارے میں ارشاد فرماتے ہیں۔

''میں خود محفل میلاد میں شریک ہوتا ہوں بلکہ ذریعہ برکات سمجھ کر ہر سال منعقد کرتا ہوں اور قیام میں لطف ولذت پاتا ہوں''

(فیصلہ ہفت مسئلہ صفحہ 4 از حضرت حاجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ)

2- حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی، محقق علی الاطلاق علیہ الرحمہ فرماتے ہیں۔

فرحمه الله امراء اتخذ ليالى شهر مولده المبارك اعيادا

ترجمہ: اللہ پاک اس آدمی پر اپنی رحمت برسائے جو حضور اکرم ﷺ کی ولادت کے مہینوں کی راتیں کو بطور عید منائے۔

پھر فرماتے ہیں

ولا یزال اھل الاسلام یحتفلون بشھر مولده رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم و یعملون الولائم و یصد قون فی لیالیه بانواع الصدقات و یظھرون السرور و یزیدون فی المبرات و یعتلون بقراءة مولده الکریم

ترجمہ: مسلمان ہمیشہ سے ربیع الاول کے مہینے میں محافل منعقد کرتے رہے ہیں اور خوشی کا اظہار کرتے رہے ہیں اور اس کی راتوں میں کئی قسم کے صدقات کرتے رہے ہیں اور خوشی کا اظہار کرتے رہے ہیں وہ نیکیوں میں اضافے کی کوشش کرتے رہے ہیں اور ولادت شریفہ کے واقعات بیان کرتے رہے ہیں۔

(ماثبت بالسنۃ ص 32 دارالاشاعت کراچی)

3- امام قسطلانی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں

فرحم الله امرا اتخذلیالی شھر مولده المبارک اعیاداً لیکون اشد علة علی من فی قلبه مرض

ترجمہ: اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم فرمائے جس نے ماہ میلاد النبی کی راتوں کو (بھی) بطور عید منا کر اس کی شدت میں اضافہ کیا جس کے دل میں (بغض رسالت مآب مرض کے سبب پہلے ہی خطرناک) بیماری ہے

(قسطلانی، المواہب اللدنیہ ص 147، جلد 1)

4- نواب صدیق حسن خان بھوپالی لکھتا ہے۔

''سو جس کو حضرت کے میلاد کا حال سن کر فرحت حاصل نہ ہو اور شکر خدا کا حصول پر اس نعمت کے نہ کرے وہ مسلمان نہیں''

(الشمامۃ العنبریہ، ص 12)

علاوہ ازیں بے شمار علمائے کرام نے میلاد شریف کے تزک و احتشام کے ساتھ منانے کے جواز میں فتوے، کتب اور رسائل تصنیف کیے ہیں۔ اللہ پاک انہیں اجر عظیم عطا فرمائے۔

☆نہایت ضروری انتباہ☆

میلاد شریف کو روزہ رکھنا مستحب عمل ہے اس دن زیادہ سے زیادہ عبادت کرنی چاہیے بالخصوص رسول ﷺ کی ذات اقدس پر کثرت سے درود و سلام پڑھنا چاہیے تمام غیر شرعی اور نازیبا حرکات سے بچنا چاہیے شرعی حدود میں رہتے ہوئے عید میلاد النبی ﷺ کا جلوس نکالنا بھی جائز اور مستحسن عمل ہے۔ محفل میلاد یا جلوس شریف میں کسی قسم کی غیر شرعی اور ناشائستہ حرکت رحمت کی بجائے زحمت ہے۔ شریعت کی پابندی بہر کیف ضروری ہے۔

☆حرف آخر☆

بلا شبہ میلاد النبی ﷺ کی تاریخ 12 ربیع الاول ہی ہے اور اس کے بارے میں تمام اعتراضات بے سروپا ہیں میلاد النبی ﷺ کا منانا ایک جائز و مستحسن اور باعث اجر عمل ہے۔

آخر میں ہم اللہ تعالیٰ کا شکر عظیم ادا کرتے ہیں جس نے ہمیں یہ توفیق بخشی کہ اس قدر تحقیق اور جامعیت کے ساتھ ہماری یہ کاوش اس کے فضل واحسان سے پائے تکمیل کو پہنچی۔

اللہ رب العزت سے دعا ہے کہ میرے معاون ڈاکٹر حافظ بشیر احمد نور کو جس نے رسالہ کی تکمیل پر لحہ بہ لحہ میری حوصلہ افزائی فرمائی اور دامے درمے قدمے اور سخنے میری معاونت کی، جزائے خیر عطاء فرمائے۔

اللہ رب العزت ہماری اس محنت کو قبول فرمائے اور دربار نبوی سے پذیرائی عطا فرمائے۔

آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ۔

وما علینا الی البلاغ

اللھم صلی علی سیدنا محمد و علی آلہ و اصحابہ و اھل بیتہ و عترتہ اجمعین

بروز جمعۃ المبارک

یکم ربیع الاول 1432ھ

بمطابق 4 فروری 2011ء

احقر محمد اسد اللہ عفی عنہ

مصنف کی دیگر کتب

1- الاربعین فی فضائل سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم — زیر طباعت

2- نفحات جنۃ النعیم فی اثبات رؤیۃ الکریم للکریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم — زیر طباعت

3- احسن الجرحۃ فی حرمت الماتم والنوحہ — زیر طباعت

4- اہل سنت و جماعت کون؟ — زیر طباعت

5- فضائل میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم — زیر طباعت

6- بشریت اور نورانیت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم — زیر طباعت

7- وسیلہ اور شفاعت — زیر طباعت

8- کتب سے استدلال کے اصول — زیر طباعت

9- افضل الاولیاء سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ — زیر طباعت

10- اصلاح العقائد والاعمال — زیر طباعت

ڈاکٹر حافظ بشیر احمد نوری کی تصنیف

عشق رسول مکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور عقائد

زیر طباعت